

الحلیۃ فی الأحادیث الصحیحہ

تألیف الطیف .

المحدث النبیل البجاہ مجلس شیخ الاسلام حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ



تقدیم، تعلیق، تحشیہ

مولانا حبیب الرحمن صاحب قاسمی اُستاد دارالعلوم دیوبند

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
مفتی باغ دوستان
514122

صغریٰ سے ہے۔ ان من اشراط الساعة ان يقل العلم ويكثر الجهل ويفشو الزنا ويشرب الخمر ويقل الرجال ويكثر النساء حتى يكون لخمسين امرأة القيم الواحد (بخاری ص کتاب العلم ص ۱۱)

قیامت کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ علم کم ہو جائے گا، جہالت بڑھ جائے گی، حرام کاری عام ہوگی، شراب نوشی بہت ہوگی، مرد کم ہو جائیں گے، اور عورتوں کی اس حد تک کثرت ہوگی کہ پچاس عورتوں پر صرف فرد واحد نگراں ہوگا۔

ان مذکورہ علامتوں کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ان کے ظہور کے بعد قیامت بالکل قریب آجائے گی۔ بلکہ یہ مطلب ہے کہ قیامت سے پہلے ان کا وجود میں آنا ضروری ہے اسی لیے بہت سے واقعات و حوادث کے بارے میں آپ کا ارشاد ہے کہ قیامت اس وقت تک برپا نہیں ہوگی جب تک یہ واقعات ظہور پذیر نہ ہو جائیں۔ خود رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت بھی علامت قیامت میں شمار کی جاتی ہے۔ حالانکہ آپ کی بعثت کو چودہ سو سال ہو چکے ہیں اور خدا جانے ابھی کتنی مدت کے بعد قیامت قائم ہوگی۔

ان کے علاوہ بعض علامتیں وہ ہیں جنہیں علامت کبریٰ کہا جاتا ہے۔ یہ علامتیں بالعموم قیامت کے قریب تر زمانہ میں پے پے ظاہر ہوں گی اور عادت و معمول کے خلاف ہوں گی۔ ان علامتوں کا ذکر بھی بہت سی حدیثوں میں متفرق طور پر موجود ہے۔ اور حضرت حذیفہ بن اسید الغفاریؓ کی ایک روایت میں اکٹھی دس علامتوں کا بیان ہے۔ حضرت حذیفہ بیان کرتے ہیں:

اطلع النبي صلى الله عليه وسلم علينا ونحن نتذاكر فقال ماتذاكرون ؟ قالوا نذكر الساعة قال انهم لن تقوم حتى تروا قبلها عشر آيات فذكر الدخان والدجال، والدابة وطلوع الشمس من مغربها ونزول عيسى ابن مريم وياجوج وماجوج وثلاثة خسوف خسف بالمشرق وخسف بالمغرب وخسف بجزيرة العرب وأخذ الله نار تخرج من اليمن تطرد الناس إلى محشرهم (مسلم باب الفتن واشراط الساعة ص ۲۹۲ ج ۲)

حضرت حذیفہؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بالا خانہ سے ہماری طرف نمودار ہوئے اور ہم آپس میں باتیں کر رہے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا۔ تم لوگ کس چیز کا تذکرہ کر رہے ہو۔ لوگوں نے عرض کیا قیامت کا۔ آپ نے فرمایا۔ قیامت برپا نہیں ہوگی تا وقتیکہ تم اس سے پہلے دس علامتیں نہ دیکھ لو۔ پھر آپ نے ان دسوں کو بیان کیا جو یہ ہیں۔ (۱) دھواں (۲) دجال (۳) دابۃ الارض (۴) پچھم سے سورج کا نکلنا (۵) حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کا آسمان سے اترنا (۶) یاجوج ماجوج کا نکلنا (۷) زمین میں تین مقامات میں لوگوں کا دھنس جانا (۸) ایک مشرق میں دوسرے

مفتی

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على سيد المرسلين وخاتم النبيين وعلى آله وأصحابه أجمعين

قیامت ایک امر غیبی ہے جس کا حقیقی علم بجز خدا کے عالم الغیب کے کسی کو نہیں ہے قرآن مجید ناطق ہے "إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ" اللہ تعالیٰ ہی کو قیامت کا علم ہے۔ ایک دوسرے موقع پر ارشاد الہی ہے "يَسْأَلُونَكَ عَنِ السَّاعَةِ أَيَّانَ مُرْسَاهَا فِيمَ أَنْتَ مِنْ ذِكْرَاهَا إِلَى رَبِّكَ مُنْتَهَا" آپ سے قیامت کے متعلق پوچھتے ہیں وہ کب آئے گی۔ آپ کو اس کے ذکر سے کیا کام اس کے علم کا منتہی تو آپ کے رب کے پاس ہے۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سے بھی یہی ثابت ہے کہ قیامت کے وقوع کا علم اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی نہیں تھا۔ حدیث جبریل میں ہے۔ فَاخْبِرْنِي عَنِ السَّاعَةِ ؟ قَالَ مَا الْمُسْتَوَلُ عَنْهَا بَاعِلَمُ مِنَ السَّائِلِ (مشکوٰۃ ص ۱۱) حضرت جبریل علیہ السلام نے جو تھا سوال کیا اچھا مجھے قیامت کے وقت وقوع کی خبر دیجیے؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے جواب میں اپنی لاعلمی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا۔ اسکے بارے میں مسؤل (پوچھا جانے والا) سائل (پوچھنے والے) سے زیادہ نہیں جانتا مطلب یہ ہے کہ قیامت کے وقت وقوع کے نہ جاننے میں ہم دونوں برابر ہیں۔

البتہ اس کی کچھ علامتیں ہیں جنہیں بطور پیشین گوئی کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا ہے۔ ان میں بعض علامتیں صغریٰ یعنی چھوٹی علامتیں کہلاتی ہیں جو معمول و عادت کے مطابق ظہور پذیر ہوتی رہیں گی۔ ان کی تعداد بھی بہت زیادہ ہے۔ مثلاً حدیث جبریل ہی میں پانچویں سوال کے جواب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت کی جن علامتوں کا ذکر کیا ہے وہ علامت صغریٰ ہی کے قبیل سے ہیں۔ حدیث پاک کے الفاظ یہ ہیں:

"قَالَ فَاخْبِرْنِي مِنْ أَمَارَاتِهَا" اس کی کچھ علامتیں بتائیے قال ان تلد الأمة ربتها وان تری الحفاة العراة العالقة رعاء الشاء يتطاولون في البسنان " لونڈیاں اپنی مالک کو جھنے لگیں یعنی لڑکیاں اپنی ماؤں پر حکم چلانے لگیں اور ننگے پیر ننگے بدن ننگ دست بکریوں کے چرواہوں کو تو دیکھ کہ عالی شان مکانات پر شخصی بگھاڑ ہے ہیں تو سمجھ لو کہ اب قیامت کا زمانہ قریب آگیا ہے۔

اسی طرح رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے درج ذیل فرمان میں جن علامتوں کا ذکر ہے ان کا تعلق بھی علامت

مہدی کا ظہور ہوگا کیوں کہ اس باب میں احادیث متواتر ہیں اور سلف سے خلف تک جمہور امت کا اس پر اتفاق ہے۔ البتہ بعض ایسے لوگوں نے اس میں اختلاف کیا ہے جن کے اختلاف کا اہل علم کے نزدیک کوئی اعتبار نہیں ہے۔

علامہ محمد بن جعفر الکاتانی المتوفی ۳۲۵ھ اپنی مشہور تصنیف نظم المتناثر من السحدیث المتواتر میں رقم طراز ہیں:

وتتبع ابن خلدون فی مقدمته طرق احادیث نھر وجهه مستوعبا علی حسب وسعه فلم تسلم له من علته لکن ردوا علیه بان الاحادیث الواردة فیہ علی اختلاف روايتها کثیرة جدا تبلغ حد التواتر وهي عند احمد والترمذی والبیہقی وداؤد وابن ماجه والحاکم والطبرانی والبیہقی والموصلی والبزار وغيرهم من دواوین الاسلام من السنن والمعاجم والمسانید والسند وھا الی جماعته من الصحابة فانکارها مع ذلک مما لا ینبغي (ص ۱۳۵)

مشہور فیلسوف مورخ علامہ ابن خلدون نے اپنے مقدمہ میں اپنی وسعت علمی کے مطابق جملہ طرق احادیث کی تخریج کے استیعاب کی کوشش کی ہے اور نتیجتاً ان کے نزدیک کوئی حدیث علت سے خالی نہیں ہے۔ لیکن محدثین نے علامہ ابن خلدون کے اس خیال کو رد کر دیا ہے کیونکہ امام مہدی کے بارے میں وارد احادیث اپنے راویوں کے مختلف ہونے کے باوجود بہت زیادہ ہیں جو حد تواتر کو پہنچ گئی ہیں جنہیں امام احمد بن حنبل، امام ابو داؤد، امام ابن ماجہ، امام حاکم، امام طبرانی، امام ابویعلیٰ موصلی امام بزار وغیرہ نے دواوین اسلام یعنی سنن، معاجم، مسانید میں روایت کی ہیں اور ان احادیث کو صحابہ کی ایک جماعت کی جانب منسوب کیا ہے۔ لہذا ان امور کے ہوتے ہوئے ان کا انکار کسی طرح مناسب و درست نہیں ہے۔

امام مہدی سے متعلق جن حضرات صحابہ سے حدیثیں منقول ہیں ان میں حسب ذیل اکابر صحابہ رضوان اللہ علیہم شامل ہیں:۔ خلیفہ راشد حضرت عثمان غنی، خلیفہ راشد حضرت علی مرتضیٰ، طلحہ بن عبید اللہ، عبد الرحمن بن عوف، عبد اللہ بن مسعود، عبد اللہ بن عمر، عبد اللہ بن عمر، عبد اللہ بن عباس، ام المؤمنین ام سلمہ، ام المؤمنین ام حبیبہ، ابو ہریرہ، ابو سعید خدری، جابر بن عبد اللہ، انس بن مالک، عمران بن حصین، خذیفہ بن یمان، عمار بن یاسر، جابر بن ماجہ صدیقی، ثوبان مولیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، عوف بن مالک رضی اللہ عنہم جمعین۔

علامہ ابن خلدون اگرچہ فی تاریخ اور علم الاجتماع میں بلند مقام و مرتبہ کے مالک ہیں لیکن محدث نہیں تھے۔ اس لئے اس باب میں ان کی بات علمائے حدیث اور ارباب جرح و تعدیل کے مقابلہ میں لائق قبول نہیں ہے۔ چنانچہ علامہ محمد بن جعفر الکاتانی مزید لکھتے ہیں:

منوی کی حد کو پہنچ گئی ہیں اور علماء اہل سنت کے درمیان اس درجہ عام اور شائع ہو گئی ہیں کہ ظہور مہدی کو اتنا اہل سنت و جماعت کے عقائد میں شمار ہوتا ہے۔

حضرت جابر، خذیفہ، ابو ہریرہ، ابو سعید خدری اور حضرت علی رضی اللہ عنہم سے منقول روایتوں کے ذکر اور نشان دہی کے بعد لکھتے ہیں:

وقد روی عن ذکر من الصحابة وغير ما ذکر منهم رضی اللہ عنہم بروایات متعدده وعن التابعین من بعدہم ما یفید مجموعہ العلم القطعی فالایمان بخروج المہدی واجب کما هو مقرر عند اهل العلم ومدون فی عقائد اهل السنة والجماعة (الخصائص)

اوپر مذکور حضرات صحابہ اور ان کے علاوہ دیگر اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے اور ان کے بعد تابعین سے اتنی روایتیں مروی ہیں کہ ان سے مسلم قطعی حاصل ہو جاتا ہے۔ لہذا ظہور مہدی پر ایمان لانا واجب ہے جیسا کہ یہ اہل علم کے نزدیک ثابت شدہ ہے اور اہل سنت اور جماعت کے عقائد میں مدون و مرتب ہے۔

یہی بات شیخ آسن بن علی البرہباری اکنبلی المتوفی ۳۲۹ھ نے بھی اپنے عقیدہ میں لکھی ہے عقیدۃ البرہباری کو ابن ابی یعلیٰ نے طبقات اکنبلیہ میں شیخ البرہباری کے ترجمہ میں مکمل نقل کر دیا ہے۔

نواب صدیق حسن خاں قنوجی بھوپالی المتوفی ۱۳۱۷ھ اپنی تالیف الاذاعۃ لما کان ویکون بین یدی الساعۃ میں صراحت کرتے ہیں:

”والاحادیث الواردة فی المہدی علی اختلاف روایاتها کثیرة جدا تبلغ حد التواتر وهي فی السنن وغيرھا من دواوین الاسلام من المعاجم والمسانید: (ص ۵۲ مطبوعہ ۱۲۹۷ھ مطبع الصدیقی بھوپال)

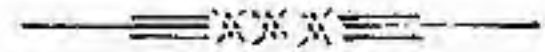
امام مہدی سے متعلق احادیث مختلف روایتوں کے ساتھ بہت زیادہ ہیں جو حد تواتر کو پہنچی ہوئی ہیں یہ حدیثیں سنن کے علاوہ معاجم، مسانید وغیرہ اسلامی دفتروں میں موجود ہیں۔ اسی کتاب کے صفحہ ۵۲ پر لکھتے ہیں:

اقول، لا شک ان المہدی یخرج فی آخر الزمان من غیر تعیین لشہر وعام لما تواتر من الاخبار فی الباب واتفق علیہ جمہور الامۃ خلفاء عن سلف الا من لا یعتد بخلافہ

میں کہتا ہوں اس بات میں ادنیٰ شک نہیں ہے کہ آخری زمانہ میں ماہ و سال کی تعیین کے بغیر امام

الصحيحه في هذا الباب واترك الحسان والمضعاف رجاء انتفاع الناس
وتبليغ ما اتى به النبي عليه السلام وان لا يغتر الناس بكلام بعض المصنفين
الذين لا اتمام لهم بعلم الحديث كابن خلدون وغيره فانسهم وان كانوا
من المعتمدين في التاريخ وامثاله ولا اعتد ادلهم في علم الحديث الخ
بعض مجالس عليه مي مبدئي موعود کا ذکر آیا تو کچھ ماہرین علم نے مبدئی موعود سے متعلق وارد حدیثوں کی
صحت سے انکار کیا تو مجھے یہ بات اچھی لگی کہ اس موضوع سے متعلق مروی حسن و ضعیف روایتوں سے
قطع نظر صحیح حدیثوں کو جمع کر دوں تاکہ لوگ اس سے نفع اٹھائیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے فرمان کی تبلیغ بھی ہو جائے۔ نیز ان حدیثوں کے جمع و تدوین سے ایک غرض یہ بھی ہے کہ بعض
ان مصنفین کے کلام سے لوگ دھوکا نہ کھا جائیں جنہیں علم حدیث سے لگاؤ نہیں ہے جیسے علامہ
ابن خلدون وغیرہ یہ حضرات اگرچہ فن تاریخ میں معتد و مستند ہیں لیکن علم حدیث میں ان کے قول کا
اعتبار نہیں ہے۔

حضرت شیخ الاسلام نے اپنے اس رسالہ میں بطور خاص اس بات کا التزام فرمایا ہے کہ جن صحیح احادیث پر
علامہ ابن خلدون نے کلام کر کے ان کی صحت مشکوک ثابت کرنے کی کوشش کی تھی جرح و تعدیل سے متعلق ائمہ حدیث
کے مقرر کردہ اصول کی روشنی میں ان کی صحت و حجیت کو مدلل و مبرہن کر دیا ہے۔ اس اعتبار سے یہ رسالہ ایک
قیمتی دستاویز کی حیثیت کا حامل ہے۔ اور اس موضوع پر لکھی گئی ضخیم کتابوں سے بھی زیادہ مفید ہے۔



ولولا مخافة التطويل لاوردت ههنا ما وقعت عليه من احاديثه لاني رايت
الكثير من الناس في هذا الوقت يتشككون في امره ويقولون ما ترى هل احاديثه
قطعية ام لا وكثير منهم يقف مع كلام ابن خلدون ويعتمد عليه - مع انه
ليس من اهل هذا الميدان والحق الرجوع في كل فن لاربابه.

(نظم المتنائين من الحديث المطوالت)
”اگر کتاب کے دراز ہو جانے کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں اس موقع پر امام مہدی سے متعلق ان احادیث کو جرح
کرتا جن کی مجھے واقفیت ہے۔ کیوں کہ اس وقت بہت سارے لوگوں کو دیکھ رہا ہوں کہ انہیں امام
مہدی کے ام میں تردد ہے اور اس سلسلے میں وہ یقینی معلومات کے متلاشی ہیں اور دیگر مہبت سے
لوگ ابن خلدون کے قول پر قائم اور اسی پر اعتماد کرتے ہیں جب کہ ابن خلدون اس میدان کے آدمی
نہیں تھے۔ اور حق تو یہ ہے کہ ہر فن میں اس فن کے ماہرین کی جانب رجوع کیا جائے۔“

ان ساری تفصیلات سے یہ بات روز روشن کی طرح آشکارا ہو گئی کہ امام مہدی سے متعلق احادیث نہ صرف
صحیح و ثابت ہیں بلکہ متواتر اور اپنے مدلول پر قطعی الدلالت ہیں جن پر ایمان لانا بحسب تصریح علامہ سفارینی واجب
اور ضروری ہے۔ اسی بنا پر ظہور مہدی کا مسئلہ اہل سنت و الجماعت کے عقائد میں شمار ہوتا ہے البتہ اتنی بات ضرور
ہے کہ یہ اسلام کے اہم ترین اور بنیادی عقائد میں داخل نہیں ہے مسئلہ کی اسی اہمیت کے پیش نظر ہر دور کے محدثین و اکابر
علماء نے مسئلہ مہدی پر ضمناً و مستقلاً شرح و بسط کے ساتھ مدلل کلام کیا ہے جن میں سے بہت سی کتابوں کی نشاندہی
خود علامہ ابن خلدون نے بھی مقدمہ میں کی ہے۔

اسی طرح علماء حدیث اور ماہرین نے اس مسئلہ سے متعلق ابن خلدون کے نظریہ کی پُر زور تردید کی ہے اور اصول
محدثین کی روشنی میں علامہ ابن خلدون کے ظاہر کردہ اشکالات کو دور کر کے ظہور مہدی کی حقیقت اور سچائی کو پورے
طور پر واضح کر دیا ہے۔

علماء امت کی ان مساعی جمیلہ کے باوجود ہر دور میں ایک ایسا طبقہ موجود رہا ہے جو علامہ ابن خلدون کے
بیان کردہ اشکالات سے متاثر ہو کر ظہور مہدی کے بارے میں شکوک و شبہات میں مبتلا رہا۔ اس لیے علمائے
دین بھی اپنے عہد میں حسب ضرورت تحریر و تقریر کے ذریعہ اس مسئلہ کی وضاحت کرتے رہے۔

حضرت شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنی قدس سرہ نے بھی اسی مقصد کے تحت یہ زیر نظر رسالہ مرتب کیا
تھا۔ چنانچہ اپنے ابتدائیہ میں لکھتے ہیں:

انه قد جرى ببعض الندية العلم ذكر المهدى الموعود فانكر بعض الفضلاء
الكاملين صحة الاحاديث الواردة فيه فأحببت ان اجمع الاحاديث

بیت المقدس ہوگا۔ ان کی حکومت پانچ یا سات یا نو برس ہوگی۔ اس بارہ میں صحیح روایتیں تقریباً چالیس میری نظر سے گزری ہیں اور حسن وضعیف بہت زیادہ ہیں۔ ترمذی شریف، مستدرک حاکم، ابوداؤد مسلم شریف وغیرہ میں یہ روایات موجود ہیں۔ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اگر قیامت آنے میں صرف ایک دن باقی رہ جائے گا جب بھی اللہ تعالیٰ مہدی کو ضرور ظاہر کرے گا اور قیامت ان کے بعد لائے گا۔ لہذا اس میں بجز تسلیم کوئی چارہ نہیں۔ بہت سے جھوٹوں نے اب تک مہدی ہونے کا دعویٰ کیا مگر کسی میں یہ علامتیں نہیں پائی گئیں جو مہدی موعود کے متعلق ذکر کی گئی ہیں۔

میں نے ماشا جانے سے پہلے مدینہ منورہ کے کتب خانہ میں تلاش کر کے صحیح صحیح روایتیں جمع کی تھیں، مگر افسوس کہ وہ رسالہ روسی انقلاب میں جاتا رہا۔ اب میرے پاس وہ نہیں رہا اور جن لوگوں نے اس کو نقل

کیا تھا وہ بھی وفات پا گئے اور رسالہ پھرنے مل سکا۔ اس مکتوب سے پہلے نہ کسی سے سنا تھا اور نہ ہی کسی تحریر میں دیکھا تھا کہ حضرت شیخ الاسلام قدس سرہ کی اس موضوع پر کوئی تالیف ہے۔ اس لیے فطری طور پر اس نئے انکشاف پر بے حد مسرت ہوئی اور ساتھ ہی دل میں یہ خواہش بھی پھلنے لگی کہ اے کاش کہ طرح یہ قیمتی رسالہ دستیاب ہو جاتا تو اسے شائع کر دیا جاتا، لیکن حضرت کے اس آخری جملے سے کہ اب میرے پاس وہ نہیں رہا۔۔۔ اور رسالہ پھرنے نہ سکا! ایک طرح کی مایوسی طاری ہو جاتی اسی بیم ورجا اور اُمید و نا اُمید کی مل جلی کیفیت کے ساتھ اس دوتر مکنتوں کی طلب و تحصیل کی تدبیریں سوچنے لگا۔ ایک دن اچانک دل میں یہ بات آئی کہ اس انقلاب میں حضرت کا سارا اثاثہ حکومت نے ضبط کر لیا تھا اس لیے ممکن ہے کہ اس ضبطی کے بعد آپ کی کتابیں اور دیگر کاغذات کسی سرکاری کتب خانے میں جمع کر دیے گئے ہوں۔ اس موہوم خیال نے دھیرے دھیرے جوڑ پکڑ لیا اور نا اُمید ہی پیدا تمید کا غلبہ ہو گیا۔ بالآخر اس خیال کا اظہار اپنے لائق صدا احترام اور مشفق و مہربان رفیق بلکہ بزرگ صاحبزادہ محترم مولانا سید ارشد مدنی اعلیٰ اللہ مراتب سے کیا اور ان سے عرض کیا کہ حرمین شریفین کے سفر میں اہم سرکار کے کتب خانوں میں مت لگائے۔ میں ممکن ہے کہ کچھ گمشدہ رسالہ مل جائے، چونکہ مولانا موصوف

کچھ باتیں کتاب کے متعلق

آج سے دس گیارہ سال پہلے کی بات ہے کہ ایک دن بیٹھا ماہنامہ الرشید سا ہیوال کا خصوصی شمارہ مدنی و اقبال نمبر دیکھ رہا تھا۔ اس میں حضرت شیخ الاسلام قدس سرہ کے غیر مطبوعہ مکتوبات کا ایک مختصر سا مجموعہ مرتبہ جناب محمد دین شوق صاحب بعنوان "مکتوبات مدنیہ" بھی شریک اشاعت ہے۔ جسے بعد میں الگ سے پاکستان کے ایک مکتبہ نے شائع کر دیا ہے۔ اس مجموعہ کا تیسرا مکتوب جو ڈربار افریقہ کے کسی صاحب کے جواب میں ۲۲ صفر ۱۳۵۳ھ کو لکھا گیا ہے۔ اس میں امام مہدی آخر الزماں کے بارے میں حضرت شیخ الاسلام تحریر فرماتے ہیں۔

"حضرت امام مہدی قیامت سے پہلے بلکہ نزول یسعی علیہ السلام اور خروج دجال اور فتنہ یاجوج و ماجوج و ذابۃ الارض و طلوع شمس من المغرب وغیرہ سے پہلے ظاہر ہوں گے۔ قیامت میں تو تمام انبیاء اور اولیاء کا اجتماع ہوگا۔ حضرت مہدی دنیا میں مذہب اسلام کی زندگی اور اس کی تقویت کے باعث ہوں گے۔ وہ اُس وقت ظہور فرمائیں گے جبکہ دنیا ظلم و ستم سے بھر گئی ہوگی۔ اُن کی وجہ سے دنیا عمل و انصاف دین و ایمان سے بھر جائے گی ان کا اور ان کے باپ کا نام جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام اور آپ کے والد ماجد کے نام کے مطابق ہوگا۔ صورت بھی آپ کی صورت کے مشابہ ہوگی آپ ہی کی اولاد ہوں گے۔ یعنی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی نسل میں سے۔"

مکہ مکرمہ میں ظاہر ہوں گے۔ اول جو جماعت ان کے ہاتھ پر بیعت کرے گی وہ تین سو تیرہ آدمی ہوں گے۔ حسبِ عدد و اصحاب بدر و اصحابِ طاوت۔ لوگوں میں یکبارگی انقلاب پیدا ہوگا۔ حجاز کی اصلاح کے بعد سیریا اور فلسطین وغیرہ کی اصلاح کریں گے۔ دارالسلطنت

جہاں جہاں کلام کیا ہے۔ اس کا حوالہ نقل کر دیا ہے اور حسب ضرورت بعض رجال پر حضرت کے مختصر کلام کی تفصیل کر دی ہے۔ بعض احادیث کے بارے میں نشاندہی کر دی ہے کہ کن کن ائمہ حدیث نے ان کی تخریج کی ہے۔ غریب و مشکل الفاظ کی کتب لغت سے تشریح بھی نقل کر دی ہے۔ اس کے ساتھ رسالہ کو مکمل تر بنانے کی غرض سے بطور تکمیل آخر میں چند احادیث بھیجی کا اضافہ بھی کیا گیا ہے۔ پھر اس قیمتی علمی سرمایہ کو مفید عام بنانے کی غرض سے تمام حدیثوں کا ترجمہ بھی کر دیا ہے۔ والحمد للہ الذی بنعمتہ تتم الصالحات وصلى اللہ علی النبی الکریم وعلی جمیع اصحابہ وبارک وسلم۔

حبیب الرحمن قاسمی
خادم التدریس دارالعلوم دیوبند

کو حضرت شیخ قدس سرہ کے بعض تلامذہ کے ذریعہ یہ بات پہنچی تھی کہ دورانِ درس حضرت نے اس رسالہ کا تذکرہ فرمایا تھا اس لیے اس ثرائف علمی جس کے وہ سچے حقدار ہیں ان میں خود طلب و جستجو کی فکر تھی، چنانچہ حسب معمول عمرہ و زیارت کے لیے شعبان میں حرمین شریفین حاضر ہوئے تو اہل علم و خبر سے اس سلسلے میں معلومات کی فکر کہیں کوئی ٹرائیخ نہ مل سکا۔ دوسرے سال جب پھر جانا ہوا تو مزید معلومات حاصل کیں۔ وہاں مقیم بعض لوگوں نے نشاندہی کی کہ اگر یہ رسالہ ضائع نہیں ہوا ہے تو اندازہ ہے کہ مکتبہ الحرم مکہ معظمہ میں ضرور ہوگا۔ مولانا موصوف مکتبہ الحرم پہنچ گئے اور خدا کی قدرت مخطوطات کی فرست میں یہ مل گیا اور خود شیخ الاسلام قدس سرہ کے ہاتھ کا لکھا ہوا۔ چنانچہ اس کا فوٹو لے لیا۔ اس طرح تقریباً پون صدی کی گم نامی کے بعد یہ نادر و قیمتی علمی سرمایہ دوبارہ معرض وجود میں آگیا۔

حضرت شیخ الاسلام قدس سرہ کے مکتوب سے پتہ چلتا ہے کہ یہ رسالہ امام مہدی سے متعلق صحیح چالیس احادیث پر مشتمل تھا اور بعض لوگوں نے اس کی نقل بھی لی تھی۔ مگر دستیاب مخطوطہ میں کل ۳۷ احادیث ہیں پھر اس میں متعدد مقامات پر حک و فک بھی ہے۔ بعض جگہ بہت قلمی بھی ہے اس لیے اندازہ یہ ہے کہ یہ مہیضہ کی پہلے اصل مسودہ ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

مہدی موعود سے متعلق بہت سی کتابیں لکھی گئی ہیں جن میں بعض نہایت مفصل اور ضخیم بھی ہیں، لیکن یہ مختصر رسالہ اس اعتبار سے خاص اہمیت و افادیت کا حامل ہے کہ اس میں صرف صحیح احادیث کو جمع کیا گیا ہے۔ جب کہ دوسری کتابوں میں اس کا التزام نہیں ہے۔ علاوہ ازیں امام ابن خلدون نے اپنے مقدمہ میں مہدی موعود سے متعلق وارد احادیث پر جو ناقدانہ کلام کیا ہے جس سے متاثر ہو کہ بہت سے اہل علم بھی مہدی موعود کے ظہور کے بارے میں منکر یا متردد ہیں حضرت شیخ نے علامہ ابن خلدون کے اٹھائے ہوئے سارے اعتراضات کا اسمائے رجال اور اصولی محدثین کی روشنی میں جائزہ لے کر مدلل طور پر ثابت کر دیا ہے کہ ان کے یہ اعتراضات درست نہیں ہیں اور بلایب رسالہ میں منقول احادیث صحیح و حجت ہیں۔ اس لیے یہ رسالہ بقامت کثر و بقیمت بہتر کا صحیح مصداق ہے۔ احقر نے اپنی بضاعت و ہمت کے مطابق اس نادر و بیش بہا علمی تحفہ کو مفید سے مفید تر بنانے کی پوری کوشش کی ہے۔ حضرت شیخ الاسلام قدس سرہ نے جن کتب حدیث سے احادیث نقل کی ہیں۔ ان کی جلد و صفحہ کا حوالہ دے دیا ہے۔ اسی طرح رجال سند پر حضرت نے

(١) لو عبد الله محمد بن عبد الله بن محمد بن حمطوية الحاكم الضبي النيسابوري المعروف بلقب
البيع على وزن قيم صاحب التصانيف التي لم يسبق إلى مثلها كتاب الاكليل وكتاب المدخل اليه
وتاريخ نيسابور وفضائل الشافعي والمسنون على كتاب الصحيح وغير ذلك توفي عام ١٠٥ هـ
وهو متماثل في الصحيح ولحق الحفاظ على أن تلمذه الديهقي أشد تحريبا منه، (الرسالة المستطرفة

قَالَ الْإِمَامُ الْحَافِظُ أَبُو عِيْسَى مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسَى بْنِ سُوْرَةَ التِّرْمِذِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى فِي جَامِعِهِ (۱)

(۱) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ أَصْبَاطٍ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيُّ نَائِبُ نَاسُفِيَّانِ الثَّوْرِيِّ عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ عَنْ زُرَّ (۲) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتَّى يَمْلِكَ الْعَرَبَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي يُوَاطِي اسْمُهُ إِسْمِينُ ، الخ . وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَأَبِي سَعِيدٍ وَأُمِّ سَلَمَةَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ (۳)

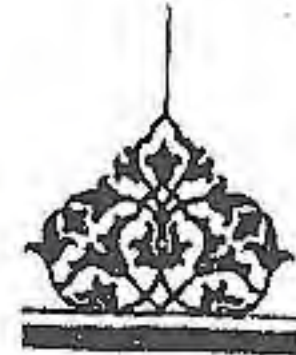
امام حافظ ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورت ترمذی رحمہ اللہ اپنی کتاب "جامع ترمذی" میں فرماتے ہیں۔
(۱) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دنیا اس وقت تک ختم نہ ہوگی یہاں تک کہ وہ شخص عرب کا بادشاہ ہو جائے جس کا نام یونانی نام کے مطابق یعنی محمد ہوگا۔

(۱) محمد بن عیسیٰ بن سورت بن مرسی السلمی البوغی الترمذی ابو عیسیٰ توفي سنة ۳۷۹ هـ من لمة علماء الحديث وحفظه من اهل ترمذ (على نهر جيحون) تلمذ على البخاري وشاركه في بعض مسيرته وقام برحلات إلى خراسان والعراق والحجاز وعصى في آخر عمره وكان يضرب به المثل في الحفظ مات به ترمذ من تصانيفه الجامع الكبير المعروف باسم الترمذی فی الحديث مجلدان والشمائل النبوية والتأريخ والعلل فی الحديث (الاعلام ج ۲ ص ۳۲۲).

(۲) زر في المعنى زُرَّ بكسر زاي وشدة راه.

(۳) يواطى اى يوافق ويصطل.

(۱) الترمذی ج ۲ ص ۱۷.



بِالتَّسْهِيلِ فِي تَصْحِيحِ الْحَدِيثِ لَمْ أَكْتَفِ بِتَصْحِيحِهِ فَقَطْ بَلِ اعْتَمَدْتُ عَلَى تَلْخِيصِ صَحَاحِ الْمُسْتَدْرَكِ لِلذَّهَبِيِّ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى (۱) قَمَا جَرَحَ فِي صَحِّهِ تَرَكْتُهُ وَمَا قَبْلَهُ أَتَيْتُ بِهِ وَتَرَكْتُ كَثِيرًا مِنَ الْأَحَادِيثِ لِقَدَمِ الْإِطْلَاعِ عَلَى أَسَانِيدِهَا بِمَا ذَكَرَهُ صَاحِبُ كَنْزِ الْعَمَالِ وَغَيْرُهُ (۲) وَاعْتَمَدْتُ فِي تَعْدِيلِ الرُّوَاةِ وَتَوْثِيقِهِمْ عَلَى تَهْذِيبِ التَّهْذِيبِ وَخُلَاصَةِ التَّهْذِيبِ، هَذَا وَعَلَى اللَّهِ الْإِعْتِيَادُ وَهُوَ حَسْبِي وَنِعْمَ الْوَكِيلُ

تو میں اس کے رجال کے بارے میں بحث کروں گا۔ پھر اگر رجال صحیحین کے ہوں گے تو میں صرف صحیحین کے ذکر پر اکتفا کروں گا اور جو رجال صحیحین کے نہ ہوں گے تو پھر میں ان الفاظ توثیق کو لائن گا جن کو ائمہ جرح و تعدیل نے ذکر کیا ہوگا۔ امام حاکم ابو عبد اللہ نیشاپوری رحمہ اللہ پر چونکہ تصحیح احادیث میں تساہل کا الزام ہے اس لیے میں نے صرف ان کی تصحیح کو کافی نہیں سمجھا بلکہ امام ذہبی رحمہ اللہ کی مستدرک پر جو تلخیص ہے۔ اس پر اعتماد کیا ہے اور جس حدیث کی صحت پر امام ذہبی نے جرح کی ہے میں نے اس کو چھوڑ دیا ہے اور جن احادیث کو انھوں نے قبول کیا ہے ان کو میں نے بھی ذکر کیا ہے اور میں نے بہت سی احادیث سند معلوم نہ ہونے کی بنا پر ترک کر دی ہیں۔ جن کو صاحب کنز العمال وغیرہ نے ذکر کیا ہے اور روایات کی تعدیل و توثیق میں میں نے تہذیب التہذیب اور خلاصۃ التہذیب پر اعتماد کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی پر میرا بھروسہ ہے اور وہی مجھے کافی ہیں اور بہترین کارساز ہیں۔

(۱) الحافظ شمس الدین ابو عبد اللہ محمد بن أحمد بن عثمان الترمذی القاروقی الاصل الذہبی نسبة إلى الذہب كما في التبصير توفي بمشقق سنة ۷۱۸ هـ قد لخص الذہبی المستدرک للحاکم وكتب كثيرا منه بالضعف والنعارة او الوضع وقال في بعض كلامه ان العلماء لا يصدقون بتصحيح الترمذی ولا الحاکم (المضا ص ۲۰).

(۲) الشيخ علاء الدین علی الشہیر بالمتقی بن حسام الدین عبد الملك بن قاضي خان الشافعی القادری الہندی ثم المنفی فلمکی فقیہ من علماء الحديث أصله من جوفور ومولده فی برهانفور من بلاد البکن بالہند علت مکتبته عند السلطان محمود ملک غجرات وسكن فی المدينة ثم أقام بمكة مدة طويلة وتوفي بها سنة ۹۷۵ هـ له مصنفات فی الحديث وغيره منها كنز العمال فی سنن الاقوال والاعمال فی ثمانية اجزاء ومختصر كنز العمال ومنهج العمال فی سنن الاقوال (مخطوطة)

الجمع بين الحكم القرآنية والحديثية (مخطوطة) قال العبدوسي مؤلفه نحو مائة ما بين كبير وصغير وقد فرغ عبد القادر بن أحمد الفاکھی من قبله فی تأليف سماء القول النفی فی مناقب المتقی الرسالة المستطرفة ص ۱۴۹، الاعلام للزركلي ج ۴ ص ۳۰۹.

وَسَلَّمَ قَالَ سَيَعُوذُ بِهَذَا الْبَيْتِ بِغَيْرِ الْكُتْبَةِ قَوْمٌ لَيْسَ لَهُمْ مَنَعَةٌ (۱) وَلَا غَدَدٌ وَلَا عِدَّةٌ يَبْعَثُ إِلَيْهِمْ جَيْشٌ حَتَّى إِذَا كَانُوا بِبَيْتِئِذَا (۲) مِنَ الْأَرْضِ خُسِفَ بِهِمْ - قَالَ يُوسُفُ وَأَهْلُ الشَّامِ يَوْمَئِذٍ يَسِيرُونَ إِلَى مَكَّةَ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَفْوَانَ أَمَ وَاللَّهِ مَا هُوَ بِهَذَا الْجَيْشِ وَفِي رِوَايَةٍ أُخْرَى عَنْهُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ غَبَثَ (۳) رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَنَامِهِ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) صَنَعْتَ شَيْئًا فِي مَنَامِكَ لَمْ تَكُنْ تَفْعَلُهُ فَقَالَ أَلْعَجَبُ إِنَّ نَاسًا مِنْ أُمَّتِي يَأْمُرُونَ بِرَجُلٍ مِنْ قُرَيْشٍ قَدْ لَجَأَ بِالْبَيْتِ حَتَّى إِذَا كَانُوا بِالْبَيْتِ خُسِفَ بِهِمْ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ایک دوسری روایت میں توں مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حالت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم مبارک میں (خلاف معمول) حرکت ہوئی تو ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! آج نیند میں آپ سے ایسا کام ہوا جسے آپ نے اس سے پہلے کبھی نہیں کیا؟ اس سوال کے جواب میں آپ نے فرمایا عجیب بات ہے کہ کعبۃ اللہ میں پناہ گزین ایک قریشی (یعنی مہدی) سے جنگ کے ارادے سے میری اُمت کے کچھ لوگ آئیں گے اور جب مقام پیدا (یعنی مکہ و مدینہ کے درمیان واقع چٹیل بیابان) میں پہنچیں گے تو زمین میں دھنسا دیے جائیں گے۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ان میں تو بہت سے راہ گیر بھی ہو سکتے ہیں جو اتفاقاً راستہ میں ان کے ساتھ ہو گئے ہوں گے تو انہیں کس جرم میں دھنسا یا جائے گا، آپ نے فرمایا ان میں کچھ بارادۂ جنگ لے والے ہوں گے، کچھ مجبور ہوں گے۔ (یعنی زبردستی انہیں ساتھ لے لیا جائے گا) اور کچھ راہ گیر ہوں گے۔ یہ سب کے سب اکٹھا دھنسا دیے جائیں گے۔ البتہ قیامت میں ان کا حشر ان کی نیتوں کے لحاظ سے ہوگا۔

مطلب یہ ہے کہ نزولِ عذاب کے وقت مجرمین کے ساتھ رہنے والے بھی عذاب سے محفوظ

(۱) منعة بفتح النون وكسر ها ای ليس لهم من يحميهم ويمنعهم.

(۲) البیتاء کل أرض لمصاء لاشئ بها.

(۳) غبث قبل معناه اضطرب بجسمه وقيل حرك لطرافه كمن باخذ شيئا لو يدفعه.

(۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجُبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ الْعَطَّارُ نَاسُفِيَانُ بْنُ عَيْنَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَلِي رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي يُوَاطِنُ اسْمُهُ إِسْمَى قَالَ عَاصِمٌ وَحَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ لَوْ لَمْ يَبْقَ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا يَوْمًا لَطَوَّلَ اللَّهُ ذَلِكَ الْيَوْمَ حَتَّى يَلِيَ. اهـ
هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ (۱)

وَقَالَ الْإِمَامُ الْحَافِظُ الْحُجَّةُ أَبُو الْحُسَيْنِ مُسْلِمٌ بْنُ الْحَجَّاجِ الْقُشَيْرِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى. (۳) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ بْنُ مَيْمُونٍ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ صَالِحٍ ثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو نَا زَيْدُ بْنُ أَبِي أَنَسَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ الْعَامِرِيِّ عَنْ يُوسُفَ ابْنِ مَاهِكٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَفْوَانَ عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ (۲) رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے اہل بیت سے ایک شخص خلیفہ ہوگا جس کا نام میرے نام کے موافق ہوگا۔ حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ایک روایت میں ہے کہ اگر دنیا کا ایک ہی دن باقی رہ جائے گا تو اللہ تعالیٰ اُسی دن کو دہرا کر دیں گے یہاں تک کہ وہ شخص (یعنی مہدی) خلیفہ ہو جائے۔ (ترمذی ص ۲۵۵)

ان دونوں حدیث پاک کا حاصل یہ ہے اس مرد اہل بیت کا قیامت کے آنے سے پہلے خلیفہ ہونا ضروری ہے۔ اس کی خلافت کے بعد ہی قیامت آئے گی۔

حضرت اُمّ المؤمنین (یعنی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا) روایت کرتی ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ زمانہ قریب میں مکہ معظمہ کے اندر ایک قوم پناہ گزین ہوگی جو شوکت و حشمت اور افرادی اور مادی کی طاقت سے مہی دست ہوگی۔ اس سے جنگ کے لیے ایک لشکر (ملک شام سے) چلے گا۔ یہاں تک کہ یہ لشکر جب (مکہ مدینہ کے درمیان) ایک چٹیل میدان میں پہنچے گا تو اُسی جگہ زمین میں دھنسا دیا جائے گا

(۱) لهذا واخرجه الامام ابو داود في سننه وسكت عنه والحافظ ابو بكر البيهقي في باب ما جاء في خروج المهدي وله مشاهد صحيح عن طر. عند أبي داود وعن أبي سعد الخدری عند ابن ماجه والحاكم وأحمد.

(۲) قال الدارقطني في عاقبة (شرح صحيح مسلم للامام النووي ج ۲ ص ۲۸۸).

قُلْتُ وَلَا يُقْلَقُ أَنَّكَ لَا تَجِدُ فِي شَيْءٍ مِنْ هَذِهِ الرِّوَايَاتِ ذِكْرَ الْمُتَهْدِي إِنْ الْأَحَادِيثُ الصَّحِيحَةُ الَّتِي سَبَقَتْ ذِكْرُهَا تُصَرِّحُ أَنَّ ذَلِكَ الرَّجُلَ الْعَائِدُ بِالْبَيْتِ إِنَّمَا هُوَ الْمُتَهْدِي وَكَذَلِكَ الْخَلِيفَةُ الَّتِي يَخْتَارُ الْمَالُ خَتْمًا هُوَ الْمُتَهْدِي وَأَنَّ الْأَحَادِيثَ يُقَرَّرُ بِمَعْضَاهَا كَمَا لَا يَخْفَى عَلَى مَنْ لَهُ نَوْعُ الْإِيمَانِ بِالْحَدِيثِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ.

وَقَالَ الْإِمَامُ الْحَافِظُ الْحُجَّةُ أَبُو دَاوُدَ سُلَيْمَانُ (۱)، بَنُ النَّاسِغِ الشَّجَنَانِي رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى فِي سُنَنِهِ.

(۵) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَهُمْ حَ وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ يَحْنَى ابْنَ عِيَّاشٍ حَ وَ أَنَّ مُسَدَّدًا يَحْنَى عَنْ سُلَيْمَانَ حَ وَ أَنَّ أَحْمَدَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ قَالَ نَاعِيْتُ اللَّهَ بْنَ مُوسَى أَنَا زَائِدَةُ حَ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ثَنَى عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ فَطْرِ الْمُغْنَى كُلُّهُمْ عَنْ غَاصِمٍ عَنْ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ لَمْ يَتَّقِ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا يَوْمٌ قَالَ زَائِدَةُ لَطَوَّلَ اللَّهُ ذَلِكَ الْيَوْمَ حَتَّى يَبْعَثَ رَجُلًا مِنِّي أَوْ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي يُوَاطِي اسْمَهُ إِسْمَى وَاسْمُ أَبِيهِ بِاسْمِ أَبِي زَادٍ فِي حَدِيثِ فَطْرِ

تنبیہ: اوپر مذکور ان احادیث میں اگرچہ صراحتاً خلیفہ مہدی کا ذکر نہیں ہے لیکن دیگر صحیح حدیثوں میں صاف طور پر مذکور ہے کہ کبھی آپ پناہ لینے والے خلیفہ مہدی ہی ہوں گے جن سے جنگ کے لیے سفیانی کا لشکر شام سے چلے گا اور جب مقام بیداریس پہنچے گا تو وہ سنا دیا جائیگا اسی طرح صحیح احادیث میں یہ تصریح موجود ہے کہ بغیر شمار کیے لپ بھر بھر مال عطا کرنے والے خلیفہ مہدی ہی ہیں اس لیے بلا ریب ان مذکورہ حدیثوں میں خلیفہ مہدی کی طرف واضح اشارہ ہے اور یہ حدیثیں انہی سے متعلق ہیں۔

(۵) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر دنیا کا

(۱) الحافظ الحجة سليمان بن الاثمة بن اسحاق بن بشير الازدي السجستاني ابو داود لمعلم اهل الحديث في زمانه اصله من مجستان رحل رحلة كبيرة وتوفي بالبصرة سنة ۲۷۵ هـ له السنن في جزئين وهو لحد الكتب السنة جمع فيه ۱۸۰۰ حديثا قنخبها من ۵۰۰۰۰۰ حديثا وله للمراسيل الصغيرة في الحديث وكتاب الزهد. مخطوطة في خزنة القرويين بحظ فندلسي والبعض والنسور مخطوطة رسالة وتسمية الاخوة مخطوطة رسالة: الاعلام ج ۳ ص ۱۲۲.

الطَّرِيقُ قَدْ يَجْمَعُ النَّاسَ قَالَ نَعَمْ فِيهِمُ الْمُتَبَصِّرُ (۱) وَالْمُجْبُورُ وَابْنُ السَّبِيلِ يَهْلِكُونَ مَهْلَكًا وَاحِدًا وَ يَصُدُّوْنَ مَصَادِرَ شَيْءٍ يَنْعَتُهُمُ اللَّهُ عَلَى بَيَاتِهِمْ. (۲)

(۴) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ وَاللَّفْظُ لِرُحَيْمٍ قَالَ لَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ الْجَرِيرِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَقَالَ يَوْشِكُ أَهْلُ الشَّامِ أَنْ لَا يُجْعِلَ إِلَيْهِمْ دِينَارًا وَلَا مُدًى (۳). قُلْنَا مِنْ أَيْنَ ذَلِكَ قَالَ مِنْ قَبْلِ الرُّومِ ثُمَّ سَكَتَ هُنَيْئَةً ثُمَّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُونُ فِي آخِرِ أُمَّتِي خَلِيفَةٌ يَحْنَى (۴) الْمَالُ حَتْمًا وَلَا يَعُدُّهُ عَدَا قَالَ قُلْتُ لِأَبِي نَضْرَةَ وَأَبِي الْعَلَاءِ أَتَرَيَانِ أَنَّهُ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَقَالَا لَا الْخ (۵)

نہیں ہوں گے، بلکہ عذاب کی ہر گہری میں وہ بھی شامل ہوں گے، البتہ قیامت کے دن سب کے ساتھ معاف ان کی نیت و عمل کے مطابق ہوگا۔ (صحیح مسلم ج ۲ ص ۳۸۸)

۳۷۵ ابو نضرہ تابعی بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت جابر بن عبداللہ کی خدمت میں تھے کہ انہوں نے فرمایا قریب ہے وہ وقت جب اہل شام کے پاس دینار لائے جاسکیں گے اور نہ ہی غلہ، ہم نے پوچھا یہ بندش کن لوگوں کی جانب سے ہوگی؟ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا رومیوں کی طرف سے۔ پھر تھوڑی دیر خاموش رہ کر فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ میری آخری اُمت میں ایک خلیفہ ہوگا (یعنی خلیفہ مہدی) جو مال لپ بھر بھر دے گا، اور اسے شمار نہیں کرے گا۔

اس حدیث کے راوی البحریری کہتے ہیں کہ میں نے (اپنے شیخ، ابو نضرہ اور ابو الحارث سے دریافت کیا۔ کیا آپ حضرات کی رائے میں حدیث پاک میں مذکور خلیفہ حضرت عمر بن عبدالعزیز ہیں؟ تو ان دونوں حضرات نے فرمایا نہیں یہ خلیفہ حضرت عمر بن عبدالعزیز کے علاوہ ہوں گے۔ (مسلم ۲۵ ص ۳۹۵)

(۱) المتبصر فهو المستبين لذلك القصد له عمدا.

(۲) صحيح مسلم ج ۱ ص ۳۸۸ وقد ذكر مسلم الحديث قبل هذه الرواية من رواية لم سلمة

(۳) مدى مكال في الشام ومصر يجمع ۱۹ صاعا.

(۴) يحنى حنبا وحنوا هو الحفن بالينين.

(۵) صحيح مسلم ج ۲ ص ۳۹۵ وقد ذكر مسلم بعد هذه الرواية عن أبي سعيد الخدري نحوه.

جوراً الخ (۱)

أقول أما عثمان بن أبي شيبة فهو عثمان بن محمد بن أبي شيبة إبراهيم بن عثمان النخعي أبو الحسن الكوفي الحافظ أخذ الأعلام أخرج له الشيخان وأبو داود والنسائي وابن ماجه قال ابن معين ثقة أمين (۲) وأما الفضل بن دكين فهو عمرو بن حماد بن الزهير النخعي مولى آل طلحة أبو نعيم الكوفي الغلابي الحافظ العالم قال أحمد ثقة بقطان عارف بالحديث وقال الفسوي أجمع أصحابنا على أن أبا نعيم كان غايه في النفاق أخرج له الشيعة، وأما فطر فهو ابن خليفة القرشي المخزومي أبو بكر الحفلاط الكوفي أخرج له البخاري والازنعة وثقه أحمد وابن معين والمجلى وابن سعد. أما القاسم بن أبي بزة فهو أبو الطفيل فهو عامر بن وإله الكتابي النخعي أحد الصحابة وأخبرهم وفاتنا على الإطلاق وأخرج له الشيعة والحاصل أن الحديث صحيح (۳) على شرط البخاري رحمه الله تعالى.

(۷) حدثنا أحمد بن إبراهيم بن عبد الله بن جعفر الرقي ثنا أبو المنيح الحسن بن عمرو عن زياد بن بيان عن علي بن نفيل عن سعيد بن المسيب عن أم سلمة رضي الله تعالى عنها قالت سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول المهدي من

دن باقی رہ جائے گا جب بھی اللہ تعالیٰ میرے اہل بیت میں سے ایک شخص کو بھیجے گا جو زمین کو بدلے

انصاف سے سمور کر دے گا جس طرح وہ اس سے قبل ظلم سے بھری ہوگی۔ ایضاً

(۸) حضرت ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ میری میری نسل اور فاطمہ رضی اللہ عنہا کے اولاد سے ہوگا۔ (ابوداؤد ج ۲ ص ۵۸۸)

(۱) سنن ابی دلاؤد ج ۲ ص ۵۸۸.

(۲) عثمان بن ابی شیبہ روى هذه الجماعة سوى الترمذی وسوى النسخی لروى في اليوم والليلة عن زكريا بن يحيى السجزي عنه ومسنده على عن ابي بكر المروزي عنه - تهذيب التهذيب ج ۷ ص ۱۳۵ - الفضل بن دكين ولا منة ۱۳۰هـ ومات سنة ۲۱۸هـ روى عنه البخاري فاكخر راجع تهذيب التهذيب ج ۸ ص ۲۴۳ وخلاصة تذهيب ص ۳۰۸ - فطر بن خليفة القرشي المخزومي مولا هم لبر بكر الحفلاط الكوفي قال المجلى كوفي ثقة حسن الحديث وكان فيه شيع قليل وقال النسخ. - بل هو روى في موضع آخر ثقة، حافظ، كرم مات سنة ۱۵۲هـ روى له البخاري مقرونا وقال ابن سعد كان ثقة ان شاء الله ومن الناس من يستضعفه وكان لا يدع احدا يكتب عنه وكان احمد بن حنبل يقول هو خشن مغرط (اي من الخشبية فرقة من الجهمية) قال الساجي وكان يقدم علينا على عثمان وقال السعدي زائع غير ثقة وقال الدار قطنى لطر زائع ولم يحتج به البخاري وقال عدى له احاديث صالحة عند الكوفيين وهو متسلك والرجو انه لا يلس به تهذيب التهذيب ج ۸ ص ۲۷۰ وخلاصة تذهيب ص ۲۱۱.

يملأ الأرض قسطاً وعدلاً كما ملئت ظلماً وجوراً وقال في حديث سفيان لا تذهب أولاً تنقضي الدنيا حتى يملك العرب رجل من أهل بيتي يواطى اسمه اسمي قال أبو داود لفظ عمرو و ابن بكر بمعنى سفيان (۱)

قلت مزار هذه الرواية على غاصم بن بريدة المعروف بابن أبي النجود أخذ القراء الشيعة أخرج له البخاري ومسلم رحمهما الله تعالى مقرونا والازنعة، وثقه أحمد والمجلى وبقوب بن سفيان وأبو زرعة وأما زر فهو ابن حنبل الأسدي الكوفي أخرج له الشيعة وأما عبد الله بن مسعود رضي الله عنه الصحابي الفقيه المعروف فليكن بما ذكر أن الحديث صحيح على شرطهما قال أبو عبد الله الحاكم في مستدرجه فأنصه والحديث المفسر بذلك الطريق وطرق حديث غاصم عن زر عن عبد الله كنهها صحيحه أن كل طريقه صحيحه على ما أصله في هذا الكتاب بالاحتجاج بأخبار غاصم ابن أبي النجود إذ هو إمام من أئمة المسلمين (۳)

(۶) حدثنا عثمان بن أبي شيبة ثنا الفضل بن دكين حدثنا فطر عن القاسم بن أبي بزة عن أبي الطفيل عن علي رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لو لم يبق من الدهر إلا يوم لبعث الله رجلاً من أهل بيتي يملأها عدلاً كما ملئت

صرف ایک دن باقی رہے گا تو اللہ تعالیٰ اسی دن کو دوا فرمادیں گے تاکہ میرے اہل بیت سے ایک شخص کو پیدا فرمائیں جس کا نام اور ولید بن میرے نام اور ولید بن کے مطابق ہوگی۔ وہ زمین کو بدلے انصاف سے سمور کرے گا۔ (یعنی پوری دنیا میں عدل و انصاف ہی کی حکمران ہوگی) جس طرح وہ اس سے پہلے ظلم و زیادتی سے بھری ہوگی۔ (ابوداؤد ج ۲ ص ۵۸۸)

(۹) حضرت علی رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ اگر زمانہ سے ایک ہی

(۱) سنن ابی دلاؤد لول کتاب المہدی ج ۲ ص ۵۸۸.

(۲) غاصم بن بريدة راجع تهذيب التهذيب ج ۵ ص ۳۵ وخلاصة تذهيب ص ۱۸۱ وزر بن حنبل تهذيب التهذيب ج ۳ ص ۲۷۷.

(۳) المستدرک کتاب الفن والملاحم ج ۲ ص ۵۵۷ - وقال صاحب عون المعبود سكت عنه لبر دلاؤد والمنذرى دبر القيم وله شاهد صحيح من حديث علي عند أبي دلاؤد ورواه الترمذی كما مر وابن ماجه وأحمد من حديث أبي سعيد الخدري في الحديث صحيح بشواهد والله اعلم.

العابد قال البخاری قال عبد الغفار ثنا أبو الملیح أنه سمع زياد بن بیان وذكر فضله وقال الشافعی ليس به بأس وذكره ابن جبان في الثقات وقال كان شيخا صالحا وأما علي (۱) بن نفيل فهو ابن نفيل بن زراع النهدي أبو محمد الخزاعي قال عبد الله بن جعفر الرقي سمعت أبا الملیح الرقي ثني علي بن نفيل ويذكر منه صلاحا وقال أبو حاتم لا بأس به وذكره ابن جبان في الثقات وذكره العقيلي في كتابه وقال لا يتابع على حديثه في النهدي ولا يعرف إلا به وفي النهدي حديث جيد من غير هذا الوجه وأما سعيد بن المسيب فهو إمام مشهور فالحديث صحيح لا ضعف فيه وأما قول العقيلي أنه لا يتابع على حديثه في النهدي فلا يضر في صحة الحديث إذ لا يشترط في صحته وجود المتابع - وتبين من قول العقيلي أن الأحاديث الصحيحة موجودة في النهدي -

الحديث (۸) حدثنا سهل بن تمام بن بزيع ناعمران القطان عن قتادة عن أبي نصر عن أبي سعيد الخدري رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم النهدي متي أجل (۲) الجبهة أقي (۳) الأثب يمتلأ الأرض قسطا وعدلا كما ملئت ظلما وجورا ويملك سبع سنين الخ (۴) -

أقول أما سهل (۵) بن تمام بن بزيع فهو الطفاوي السعدي أبو عمرو النضري قال أبو زرعة لم يكن يكذب ريبا وهم في الشيء وقال أبو حاتم شيخ وذكره ابن جبان في الثقات وقال

(۸) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری
جگہ سے ہوگا یعنی میری نسل سے ہوگا اس کا چہرہ خوب نورانی، چمک دار اور تاک ستوان
بلند ہوگا۔ نہ جس کو بدل و انصاف سے بھر دے گا، جس طرح پہلے وہ ظلم و جور سے بھری ہوگا۔
مطلب یہ ہے کہ مہدی کی خلافت سے پہلے دنیا میں ظلم و زیادتی کی حکم رانی ہوگی اور عدل و انصاف
کا نام و نشان تک نہ ہوگا۔ ایضاً

(۱) علی بن نفیل - خلاصة التذهیب ص ۲۷۸ و تذهیب التذهیب ج ۷ ص ۲۱۲ و التقريب ص ۱۸۶.

(۲) اجلی الجبهة: الذي لنصر الشعر عن جبهته.

(۳) اقی: الاكف: الذي طول في لفه ورقة في لونه مع حذب في وسطه.

(۴) سنن أبي داود في كتاب المهدى ج ۲ ص ۵۸۸ وخرجه الحافظ أبو بكر البيهقي في البحث والفتور.

(۵) سهل بن تمام بن بزيع الطفاوي: تذهیب التذهیب ج ۱ ص ۲۱۷.

عترتي (۱) من ولد فاطمة قال عبد الله بن جعفر و سمعت أبا الملیح ثني علي بن نفيل ويذكر منه صلاحا (۲)

أقول أما أحمد بن (۳) إبراهيم فهو أبو علي أحمد بن إبراهيم بن خالد الموصلی نزيل بغداد كتب عنه أحمد بن حنبل ويحيى بن معين وقال لا بأس به وقال صاحب تاريخ الموصل كان ظاهرا صلاحا والفضل وذكره ابن جبان في الثقات وقال إبراهيم بن الجندی عن ابن معين ثقة صدوق أخرجه له أبو داود وابن ماجه في تفسيره وأما عبد الله (۴) بن جعفر الرقي فهو أبو عبد الرحمن عبد الله بن جعفر بن غيلان الأموي وثقه أبو حاتم أخرجه له البيهقي وأما أبو الملیح (۵) الحسن بن عمر فهو ابن يحيى الخزاعي أبو الملیح الرقي قال أحمد ثقة ضابط الحديث صدوق أخرجه له البخاري تعليقا وأبو داود والنسائي وابن ماجه قال أبو زرعة ثقة وقال أبو حاتم يكتب حديثه وذكره ابن جبان في الثقات وقال الدارقطني ثقة وقال عثمان الدارمي عن ابن معين ثقة وأما زياد بن (۶) بيان فهو الرقي

(۳) القاسم بن أبي بزة (بزة بفتح المرحدة وتشديد الزاي) المصرومي مولا هم وجد من فارس اسلم على يد السائب بن صفي وكنى ثقة قليل الحديث وقال ابن حبان لم يسمع التصدير من مجاهد أحد غير القاسم وكل من يروي عن مجاهد التصدير فلما اخذه من كتب القاسم ونكر البخاري في الاوسط بسنده مات سنة ۱۱۵ هـ تذهیب التذهیب ج ۸ ص ۲۷۸ وخلاصة تذهیب ص ۳۱۱.

(۴) وفي مشكاة المصابيح ج ۳ ص ۱۷۰ من عترتي من اولاد فاطمة.

(۱) عترتي قال الخطابي العترة ولد الرجل من صلبه وقد تكون العترة الاقرباء وبنو العمومة.

(۲) سنن أبي داود في كتاب المهدى ج ۲ ص ۵۸۸.

(۳) أحمد بن إبراهيم بن خالد الموصلی تذهیب التذهیب ج ۱ ص ۸.

(۴) عبد الله بن جعفر بن غيلان أبو عبد الرحمن القرشي مولا هم قال ابن أبي خيثمة عن ابن معين ثقة وقال النسائي ليس به بأس قيل ان يتخير وقال هلال بن العلاء ذهب بصره سنة (۱۶) وتغير سنة (۱۸) ومات سنة ۲۲۰ هـ وقال ابن حبان في الثقات لم يكن اختلاطه فاحشا ربما خالف ووثقه المعلى تهذيب التذهیب ج ۵ ص ۱۵۱.

(۵) أبو القاسم الحسن بن عمر الفزاري مولا هم أخرجه له النسائي في اليوم والليلة - تذهیب التذهیب ج ۲ ص ۲۶۷ وخلاصة التذهیب ص ۸۰.

(۶) زياد بن بيان الرقي صدوق عاهد من الساحة من رواة أبي داود وابن ماجه تقريب التذهیب ص ۸۳ وخلاصة التذهیب ص ۱۲۷ وقال البخاري في سننه (أبو زياد بن بيان) نظر وقال ابن عدي البخاري لما أنكر من حديث زياد بن بيان هذا الحديث وهو معروف به والظاهر ان زياد بن بيان وهم في رفعه لكن هذا الحديث لسنده جيد لان زياد بن بيان صدوق عاهد وعلى بن نفيل لا يجلس به فليس لهم وجود علما بان هناك أحاديث أخرى تشهد له.

وَحُلَاسَةُ الْكَلَامِ أَنَّ الْقَبِيلَيْنِ فِي شَأْنِ عَمْرَانَ أَكْثَرُ، ثَنَاءَهُمْ أَقْوَى وَأَمَّا الْجَارِحُونَ فَأَقْلُ وَجَرَحُهُمْ غَيْرُ مُعْتَدِلَةٍ وَمِنْ هَهُنَا نَرَى الْحَافِظَ ابْنَ حَجَرٍ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى فِي تَقْرِيبِهِ لَمْ يَذْهَبْ إِلَى جَرَحِهِ بَلْ اخْتَارَ تَعْدِيلَهُ وَقَوَّيْنَاهُ حَيْثُ قَالَ صَدُوقُ يَهُمُ وَقَدْ صَحَّحَ الْحَاكِمُ بِرَوَايَاتِهِ وَأَمَّا أَطْبَقْنَا الْكَلَامَ فِيهِ لِأَنَّ الذَّهَبِيَّ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى لَمْ يُسَلِّمْ تَصْحِيحَ الْحَاكِمِ لِرَوَايَاتٍ وَقَعَ فِيهَا ذِكْرُ عَمْرَانَ الْقَطَّانِ وَاسْتَدَّ بِجَرَحِ بَعْضِ الْأَثَمَةِ فِيهِ حَيْثُ قَالَ عَمْرَانُ الْقَطَّانُ جَرَحَ عَلَيْهِ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ الْأَثَمَةِ مَعَ أَنَّهُ، لَمْ يُوَازِنْ بَيْنَ جَرَحِهِ وَتَعْدِيلِهِ حَتَّى يُسَبِّرَ الرَّاجِحَ حَسَبَ الْقَوَاعِدِ الْأَصُولِيَّةِ وَقَدْ أَخْرَجَ لَهُ الْبُخَارِيُّ تَعْلِيلًا وَالْأَثَمَةُ وَاللَّهُ تَعَالَى أَعْلَمُ -

وَأَمَّا قِتَادَةُ (١) فَهِيَ ابْنُ دُعَامَةَ السُّدُوسِيُّ أَخَذَ الْأَثَمَةَ الْمَعْرُوفِينَ أَخْرَجَ لَهُ السُّدُوسِيُّ

وَأَمَّا ابْنُ نَضْرَةَ (٢) فَهُوَ الْمُنْذِرُ بْنُ قِطْعَةَ الْعَبْدِيُّ الْمُؤَوِّقِيُّ أَخْرَجَ لَهُ الْبُخَارِيُّ تَعْلِيلًا وَمُسَلِّمٌ وَالْأَثَمَةُ وَثَّقَهُ ابْنُ مَعِينٍ وَالنَّسَائِيُّ وَأَبُو زُرْعَةَ وَابْنُ سَعْدٍ وَحَاصِلُ الْكَلَامِ أَنَّ الْحَدِيثَ صَحِيحٌ لَا غُبَارَ عَلَيْهِ -

(١) قِتَادَةُ بْنُ دُعَامَةَ: تَهْذِيبُ التَّهْذِيبِ ج ٨ ص ٣١٥ وَتَقْرِيبُ التَّهْذِيبِ ص ٢٠٨ وَفِي خِلَاصَةِ التَّهْذِيبِ ص ٣١٥ أَحَدُ الْأَكْمَةِ الْأَعْلَامِ حَافِظُ مَنَاسِكٍ وَلَقَدْ احْتَجَّ بِهِ لِأَرْبَابِ الصِّحَاحِ.
(٢) ابْنُ نَضْرَةَ الْمُنْذِرُ بْنُ مَالِكِ بْنِ قِطْعَةَ بِضَمِّ قَافٍ وَفَتْحِ الْمِهْمَلَةِ الْعَبْدِيُّ لِلْعَوَقِيِّ بِفَتْحِ الْمِهْمَلَةِ وَالْوَلُوْثُ ثُمَّ كَلَّفَ الْبَصْرِيُّ ثَلَاثَةَ مِائَتِ سَنَةٍ ثَمَانِ أَوْ تِسْعَ مِائَةٍ - تَقْرِيبُ التَّهْذِيبِ ص ٢٥٤ وَفِي تَهْذِيبِ الْكَمَلِ لِلْعَرَلِيِّ بَطْنُ مَنْ عَدَدَ الْقِيَمِ حَشْوِيَّةُ تَهْذِيبِ التَّهْذِيبِ ج ١ ص ٢٦٨ - وَفِي خِلَاصَةِ التَّهْذِيبِ ص ٣٨٧ لَطَمَهُ بِكُمَرٍ لِلْقَافِ وَمَكُونُ الْمِهْمَلَةِ - قَالَ ابْنُ أَبِي حَتْمٍ سَلَّ ابْنُ أَبِي نَضْرَةَ وَعَطِيَّةٌ فَقَالَ ابْنُ نَضْرَةَ أَحَبُّ إِلَيَّ وَقَالَ ابْنُ سَعْدٍ ثَقَّةٌ كَثِيرُ الْحَدِيثِ وَلَيْسَ كُلُّ أَحَدٍ يَحْتَجُّ بِهِ وَلَوْ رَدَّهُ الْمُقْبِلُ فِي الضُّعْفَاءِ وَلَمْ يَنْكَرْهُ لَهَا أَحَدٌ - تَهْذِيبُ التَّهْذِيبِ ج ١ ص ٢٦٨ وَ٢٦٩.

بُخَطْنِي أَخْرَجَ لَهُ أَبُو دَاوُدَ وَأَمَّا عَمْرَانُ (١) الْقَطَّانُ فَهُوَ عَمْرَانُ بْنُ دَاوُدَ الْعَمِّيُّ أَبُو الْعَوَامِ الْبَصْرِيُّ أَخَذَ الْعُلَمَاءُ وَاتَّسَى عَلَيْهِ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ وَوَثَّقَهُ عُفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ وَقَالَ أَحْمَدُ أَرَجُو أَنْ يُكَوْنَ صَالِحَ الْحَدِيثِ قَالَ فِي التَّقْرِيبِ صَدُوقُ يَهُمُ وَرَبِىُّ ابْنِ الْخَوَارِجِ وَفِي تَهْذِيبِ التَّهْذِيبِ قَالَ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ كَانَ ابْنُ تَهْدِيٍّ يُحَدِّثُ عَنْهُ وَكَانَ يَحْيَى لَا يُحَدِّثُ عَنْهُ وَقَدْ ذَكَرَهُ يَحْيَى يَوْمًا فَأَحْسَنَ الثَّنَاءَ عَلَيْهِ وَقَالَ الْأَجْرِيُّ عَنْ أَبِي دَاوُدَ هُوَ مِنْ أَصْحَابِ الْحَسَنِ وَمَا سَمِعْتُ إِلَّا خَيْرًا وَقَالَ ابْنُ عَبْدِ هُودٍ هُوَ مِنْ يُكْتَبُ حَدِيثُهُ وَذَكَرَهُ ابْنُ حَبَّانٍ فِي الثِّقَاتِ وَقَالَ الصَّاحِبِيُّ صَدُوقٌ وَثَّقَهُ عُفَّانُ وَقَالَ الْعَقِيلِيُّ مِنْ طَرِيقِ ابْنِ مَعِينٍ كَانَ يَرَى رَأْيَ الْخَوَارِجِ وَلَمْ يَكُنْ دَاعِيَةً وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ قَالَ الْبُخَارِيُّ صَدُوقٌ يَهُمُ وَقَالَ ابْنُ شَاهِينَ فِي الثِّقَاتِ كَانَ مِنْ أَخَصِّ النَّاسِ بِمُضَادَّةٍ وَقَالَ الْعَجَلِيُّ بَصْرِيُّ ثَقَّةٌ وَقَالَ الْحَاكِمُ صَدُوقُ الْخ -

فَهَذِهِ أَقْوَالُ الْأَثَمَةِ فِي تَعْدِيلِهِ وَقَدْ جَرَحَهُ قَوْمٌ بِجَرَحِ مُبْتَهَمٍ فَقَالَ الدُّورِيُّ عَنْ ابْنِ مَعِينٍ لَيْسَ بِالْقَوِيٍّ وَقَالَ مَرْثُةُ لَيْسَ بِشَيْءٍ لَمْ يَزِدْ عَنْهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَهَذَا الْقَوْلُ مِنْ ابْنِ مَعِينٍ لَا يَضُرُّهُ فَإِنَّ الْجَرَحَ الْمُبْتَهَمَ لَا يَتَرَجَّعُ عَلَى التَّعْدِيلِ، وَغَدَمُ رَوَايَةِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ لَا يَنْدُلُ عَلَى مَجْرُوحِيَّتِهِ وَقَدْ نَقَلَ عَنْهُ حَسَنُ الثَّنَاءِ عَلَيْهِ كَمَا تَقَدَّمَ وَقَالَ أَبُو دَاوُدَ مَرْثُةٌ ضَعِيفٌ أَتَى فِي أَيَّامِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَسَنِ بِقَتْلِهِ شَدِيدَةً فِيهَا سَفَكَ الدِّمَاءَ قَالَ وَقَدَّمَ أَبُو دَاوُدَ أَبَاهُ لَالِ الرَّاسِ عَلَيْهِ تَقْدِيمًا شَدِيدًا وَقَالَ النَّسَائِيُّ ضَعِيفٌ الْخ وَهَذَا أَيْضًا جَرَحًا مُبْتَهَمًا لَا يَتَقَدَّمُ عَلَى تَعْدِيلِهِ وَقَدْ نَقَلْنَا عَنْ أَبِي دَاوُدَ أَنَّهُ قَالَ مَا سَمِعْتُ عَنْهُ إِلَّا خَيْرًا وَأَمَّا مَا قَالَهُ أَبُو الْمُنْهَالِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ زُرَيْعٍ كَانَ خُرُورِيًّا كَانَ يَرَى السِّيفَ عَلَى أَهْلِ الْقَبِيلَةِ فَقَدْ انْتَقَدَهُ الْحَافِظُ الْمُسْقِلَانِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ حَيْثُ قَالَ قُلْتُ فِي قَوْلِهِ خُرُورِيًّا نَظَرٌ وَلَعَلَّهُ شَبَّهَهُ بِهِمْ قَدْ ذَكَرَ أَبُو يَعْلَى فِي مُسْنَدِهِ الْقَبِيلَةَ عَنْ أَبِي الْمُنْهَالِ فِي تَرْجُمَةِ قِتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَلَفْظُهُ قَالَ يَزِيدُ كَانَ إِبْرَاهِيمَ يَحْيَى ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَسَنِ لَمَّا أَخْرَجَ يَطْلُبُ الْخِلَافَةَ اسْتَفْتَاهُ عَنْ شَيْءٍ فَأَقْنَاهُ بِقَتْلِ بَهَارِجَانِ مَعَ إِبْرَاهِيمَ الْخ وَكَانَ إِبْرَاهِيمُ وَمُحَمَّدُ خُرَجَا عَلَى الْمَنْصُورِ فِي طَلَبِ الْخِلَافَةِ لِأَنَّ الْمَنْصُورَ كَانَ فِي زَمَنِ أُمِيَّةٍ بَايَعَ مُحَمَّدًا بِالْخِلَافَةِ فَلَمَّا زَالَتْ دَوْلَةُ بَنِي أُمِيَّةٍ وَوَلَّى الْمَنْصُورُ الْخِلَافَةَ يَطْلُبُ مُحَمَّدًا فَفَرَّقَ الْخُفَّاءُ فِي طَلَبِهِ فَظَهَرَ بِالْمَدِينَةِ وَبَايَعَهُ قَوْمٌ وَأَرْسَلَ أَخَاهُ إِبْرَاهِيمَ إِلَى الْبَصْرَةِ فَمَلَكَهَا وَبَايَعَهُ قَوْمٌ فَقَدَّرَ أَنَّهَا قَتْلًا وَقَتْلَ مَعَهَا جَمَاعَةٌ كَثِيرَةٌ وَلَيْسَ هَؤُلَاءِ مِنَ الْخُرُورِيَّةِ فِي شَيْءٍ الْخ كَلَامُ الْحَافِظِ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى -

(١) عَمْرَانُ الْقَطَّانُ بْنُ دَاوُدَ الْعَمِّيُّ الْبَصْرِيُّ أَبُو الْعَوَامِ تَهْذِيبُ التَّهْذِيبِ ج ٨ ص

١١٥ وَ١١٦ وَ١١٧ وَتَقْرِيبُ التَّهْذِيبِ ص ١٩٧ وَخِلَاصَةُ التَّهْذِيبِ ص ٢٩٥.



فَيَقْسِمُ الْمَالَ وَيَعْمَلُ فِي النَّاسِ بِسُنَّةِ نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيُلْقِي الْإِسْلَامَ بِجَرَّانِهِ إِلَى الْأَرْضِ فَيَلْبَثُ سَبْعَ سِنِينَ ثُمَّ يَتَوَفَّى وَيُصَلَّى عَلَيْهِ الْمُسْلِمُونَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ عَنْ هِشَامِ تِسْعَ سِنِينَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ سَبْعَ سِنِينَ -

(۱۰) ثُمَّ قَالَ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ عَنْ هِشَامِ عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ تِسْعَ سِنِينَ قَالَ غَيْرُ مَعَاذٍ عَنْ هِشَامِ تِسْعَ سِنِينَ -

(۱۱) حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ قَالَ أَبُو الْعَوَّامِ ثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَحَدِيثُ مَعَاذٍ أَتَمُّ الْخ (۱)

أَقُولُ هَذَا الْحَدِيثُ بِالطَّرِيقِ الثَّلَاثَةِ فِي غَايَةِ مَنَاقِبِ الْقُرَّةِ وَالصُّحَّةِ فَإِنَّ مُحَمَّدَ (۲) بْنَ الْمُثَنَّى هُوَ الْمَنْزِيُّ أَبُو مُوسَى الرَّقِّيُّ الْبَصْرِيُّ الْحَافِظُ أَخْرَجَ لَهُ السُّنَّةُ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى حُجَّةً - وَأَمَّا مَعَاذُ بْنُ هِشَامٍ فَهُوَ الدُّشَوَائِيُّ الْبَصْرِيُّ نَزِيلُ الْيَمَنِ أَخْرَجَ لَهُ السُّنَّةُ وَأَمَّا أَبُوهُ فَهُوَ هِشَامُ (۳) بْنُ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ

خِلافت کو بی گے۔ بعد ازاں ایک قریشی نسل شخص (یعنی سفیانی) جس کی نہال قبیلہ کلب میں ہوگی خلیفہ مہدی اور ان کے اعوان و انصار جنگ کے لیے ایک لشکر بھیجے گا۔ یہ لوگ اس جہاد اور لشکر پر غالب ہوں گے یہی (جنگ) کلب ہے اور خسارہ ہے اس شخص کے واسطے جو کلب سے حاصل شدہ غنیمت میں شریک نہ ہو (اس فتح و کامرانی کے بعد) خلیفہ مہدی ثوب داد و دہش کریں گے اور لوگوں کو ان کے ہی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر چلا دیں گے اور اسلام مکمل طور پر زمین میں مستحکم ہو جائے گا (یعنی دنیا میں پورے طور پر اسلام کا رواج و غلبہ ہوگا) بحالت خلافت مہدی دنیا میں سات سال اور دوسری روایات کے اعتبار سے کچھ لوگ کہتے ہیں کہ ثورت ہو جائیں گے اور مسلمان ان کی نماز جنازہ ادا کریں گے۔ (ابوداؤد ج ۲ ص ۵۸۹)

(۲) المصائب جمع عصابة وهم الجماعة من الناس من الضرة الى الأربعين لا واحد لها من لفظها وقيل لريد جماعة من الزهاد سماهم المصائب (النهاية) ج ۱ : باطن الحق ومضاء قر قرره واستقام كما ان البحر لا يرك واستراح مد عقه على الأرض.

(۱) من لم يلد كلف المهدى ج ۲ ص ۵۸۹.

(۲) محمد بن المثنى بن عبيد بن قيس المنزى يفتح العين والنون خلاصة التذهيب ص ۲۵۷.

(۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى ثَنَا مَعَاذُ بْنُ هِشَامٍ ثَنَا ابْنُ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ صَالِحِ أَبِي الْخَلِيلِ عَنْ صَاحِبٍ لَهُ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَكُونُ اخْتِلَافٌ عِنْدَ مَوْتِ خَلِيفَةٍ فَيُخْرِجُ رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ هَارِبًا إِلَى مَكَّةَ فَيَأْتِيهِ نَاسٌ مِّنْ أَهْلِ مَكَّةَ فَيُخْرِجُونَهُ وَهُوَ كَارِهٌ فَيَأْتِيَهُ نَاسٌ مِّنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ وَيَبْعَثُ إِلَيْهِ بَعْثٌ مِّنَ الشَّامِ فَيُخَسَفُ بِهِمُ بِالْبَيْدَاءِ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ فَإِذَا رَأَى النَّاسُ ذَلِكَ أَنَا أَتَدَالُ (۱) الشَّامَ وَغَضَائِبَ (۲) أَهْلِ الْعِرَاقِ فَيَأْتِيَهُمْ ثُمَّ يَنْشُورُ رَجُلٌ مِّنْ قُرَيْشٍ أَخُوَالَهُ كَتَلَبَ فَيَبْعَثُ إِلَيْهِمْ بَعْثًا فَيُظْهِرُونَ عَلَيْهِمْ وَذَلِكَ كَتَلَبٌ وَالْحَقِيقَةُ لَمَنْ لَمْ يَشْهَدْ غَنِيمَةَ كَتَلَبَ

۱۱-۱۰-۹۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کر رہی ہیں کہ ایک خلیفہ کی وفات کے وقت (نئے خلیفہ کے انتخاب پر مدینہ کے مسلمانوں میں) اختلاف ہوگا ایک شخص (یعنی مہدی) اس خیال کے کہ میں لوگ مجھے نہ خلیفہ بنادیں، مدینہ سے مکہ چلے جائیں گے۔ مکہ کے کچھ لوگ (جو انہیں بحیثیت مہدی کے انہیں پہچان لیں گے) ان کے پاس آئیں گے اور انہیں (مکان) سے باہر نکال کر حجر اسود و مقام ابراہیم کے درمیان ان سے بیعت (خلافت) کو لینے لگیں گے۔ جب ان کی خلافت کی خبر عام ہوگی، تو ملک شام سے ایک لشکر ان سے جنگ کے لیے روانہ ہوگا (جو آپ تک پہنچنے سے پہلے ہی) مکہ و مدینہ کے درمیان پیداء (چٹیل میدان) میں زمین کے اندر دفن کیا جائے گا (اس عبرت خیز طاقت کے بعد) شام کے ابدال اور عراق کے اولیاء آکر آپ سے بیعت

(۱) الأبدال: قوم من الصالحين لا يظفرو الدنيا منهم، إذا مات واحد منهم لبذل الله تعالى مكانه بأخر والواحد بدل: مجمع البحار ج ۱ ص ۸۱ - والى الشيخ المحقق عبد الفتاح البر عدا في تعليقه على المنار المنيف ص ۱۲۷ وقد نظمت مسألة الأبدال في المصور المتأخرة كثيرا من العلماء فطلقوا الكلام فيها وفردوها بعضهم بالتأليف كما ترى السخري لى المقاصد الحسنة قد طلق فيها ص ۸ - ۱۰ وفردوها بجزء سماه تظلم الأبدال وكذلك معاصره السيوطى لطلق فيها لى اللاتى المصنوعة ۲/ ۲۳۰-۲۳۲ ثم قال وقد جمعت طرق هذا الحديث كلها فى تأليف مستقل فاعنى عن سوقها هنا وتأليفه هو الخبر الدل على وجود القطب والأوتاد والنجباء والأبدال وهو مطبوع فى ضمن كتبه العلوى للفتوى، وسبق لى القيم هذا الخبر ص ۱۴۴ وصححه بينما هو فى ص ۱۳۶ قد عدا احاديث الأبدال كلها من الاحاديث الباطلة وهذا التعميم خطأ والصواب ان معظمها باطل وليس كلها ولا سيما وقد صحح هو حديث منها (حاشية عقدا لدر ص ۱۲۹).

(۱۲) قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَ حَدَّثْتُ عَنْ هَارُونَ بْنِ الْمُغِيرَةِ قَالَ نَا عَمْرُو بْنُ أَبِي قَيْسٍ عَنْ شُعَيْبِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَنَظَرَ إِلَى ابْنِهِ الْحَسَنِ فَقَالَ إِنَّ ابْنِي هَذَا سَيِّدٌ كَمَا سَمَاءُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ سَيَخْرُجُ مِنْ صُلْبِهِ رَجُلٌ لَيَسْمَى بِاسْمِ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْبَهُهُ (۱) فِي الْخَلْقِ وَلَا يَشْبَهُهُ فِي الْخَلْقِ ثُمَّ ذَكَرَ قِصَّةَ يَمَلَاءِ الْأَرْضِ عَدْلًا الْخ (۲)

أَقُولُ أَمَّا هَارُونَ (۳) بْنُ الْمُغِيرَةِ فَهُوَ الْبَجَلِيُّ أَبُو حَمْزَةَ الرَّازِيُّ قَالَ جَرِيرٌ لَا أَعْلَمُ لَهُ فِيهِ الْبَلَدَ أَصَحَّ حَدِيثًا مِنْهُ وَقَالَ النَّسَائِيُّ كَتَبَ عَنْهُ يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ وَقَالَ صَدُوقٌ وَقَالَ الْأَجْرِيُّ عَنْ أَبِي دَاوُدَ لَيْسَ بِهِ بَأْسٌ هُوَ فِي الشَّبَعَةِ وَذَكَرَ ابْنُ حِبَّانَ فِي الثَّقَاتِ وَقَالَ رُبَّمَا أَخْطَأَ وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنُ حَنْبَلٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ مَعِينٍ شَيْخٌ صَدُوقٌ ثِقَةٌ وَقَالَ السُّلَيْمَانِيُّ فِيهِ نَظَرٌ أَخْرَجَ لَهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَمَّا عَمْرُو بْنُ (۴) أَبِي قَيْسٍ فَهُوَ الرَّازِيُّ الْأَزْرَقِيُّ الْكُوفِيُّ نَزَلَ الرَّيُّ قَالَ عَبْدُ الصَّمَدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْمَخَرِيُّ دَخَلَ الرَّازِيُّونَ عَلَى الثَّوْرِيِّ فَسَأَلُوهُ الْحَدِيثَ فَقَالَ أَلَيْسَ عِنْدَكُمْ الْأَزْرَقِيُّ يَعْنِي عَمْرُو بْنُ أَبِي قَيْسٍ وَقَالَ الْأَجْرِيُّ عَنْ أَبِي دَاوُدَ فِي حَدِيثِهِ خَطَأٌ وَقَالَ فِي مَوْضِعٍ لَا بَأْسَ بِهِ وَذَكَرَ ابْنُ حِبَّانَ فِي الثَّقَاتِ -

(۱۲) ابوالاسحاق السبعمی روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے بر خور دار حضرت حسن کو دیکھتے ہوئے کہا میرا یہ بیٹا سید ہے جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے سید نامزد کیا ہے۔ اس کی اولاد میں ایک شخص پیدا ہوگا اس کا نام وہی ہوگا جو تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم گرامی ہے۔ (یعنی اس کا نام محمد ہوگا) سیرت و اخلاق میں (میرے بیٹے) حسن کے مشابہ ہوگا اور شکل و صورت میں اس کے مشابہ نہ ہوگا۔ اس کے بعد پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا کہ یہ شخص زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا۔ (ابوداؤد ج ۲ ص ۵۸۹)

تنبیہ "یشبہ فی الخلق ولا یشبہ فی الخلق" کا ترجمہ بعض حضرات نے یہ کیا ہے کہ وہ سیرت و اخلاق میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ ہوں گے اور شکل و صورت

(۱) ای شبہ فی السیرة ولا یشبہ فی الصورة.

(۲) سنن ابی داؤد کتاب المہدی ج ۲ ص ۵۸۹ - قال المنذری هذا حدیث منقطع لان ابی اسحاق السبعمی فی سندہ رأی علیاً روبة - مختصر سنن ابی داؤد ۱۶۲/۶ تطبیق عند الدرر ۸۲.

(۳) ہارون بن المغیرة بن حکیم البجلی الرازی، تہذیب التہذیب ج ۱۱ ص ۱۲.

(۴) عمرو بن ابی قیس الرازی الأزرق، تہذیب التہذیب ج ۸ ص ۸۲.

بن سنبر الدستوائی ابوبکر بن البصری اخرج له السنۃ واما قتادة فهو ابن دغامة السدوسي ابوالخطاب البصری اللاتمة اخذ اللاتمة الاغلام اخرج له السنۃ -

واما صالح (۱) ابوالخلیل فهو ابن مزین الضبی ابوالخلیل البصری اخرج له السنۃ واما صاحبه فهو عبد اللہ بن الحارث بن نوفل وقد صرح به فی الروایة اخذی عشر ونص علیہ فی کتب الرجال وهذا عبد اللہ (۲) بن الحارث من اولاد الصحابة حنكة النبی صلی اللہ علیہ وسلم اخرج له السنۃ وثقة ابن معین وغيره فالحدیث علی شرط الشیخین والاربعة فی غایة من الجودۃ والصحة وهكذا الطریقان اللذان یفیدہ واللہ اعلم -

اہمال "اہمال" بدل کی جمع ہے۔ اہمال اولیائے کرام کی اس جماعت کو کہتے ہیں جن کا بدل اللہ تعالیٰ پیدا کرتا رہتا ہے۔ دنیا ان کے وجود سے کبھی خالی نہیں ہوتی۔ ایک کی وفات ہوتی ہے اور دوسرا اس کی جگہ آجاتا ہے۔ تبادلوں کے اسی غیر منقطع سلسلہ کی بنا پر انھیں اہمال کہا جاتا ہے۔ اہمال کے بارے میں امام سخاویؒ نے "مقاصد حسنہ" میں طویل کلام کیا ہے۔ اسی طرح امام سیوطیؒ نے اللہ تعالیٰ المصنوعہ میں بسوط بحث کی ہے۔ علاوہ ازیں ایک مستقل رسالہ بھی اس موضوع پر لکھا ہے جو ان کے فتاویٰ الحکوی میں شامل ہے۔ اہمال سے متعلق اگرچہ اکثر روایتیں غیر معتبر اور بے اصل ہیں، لیکن بلاشبہ بعض روایتیں صحیح بھی ہیں چنانچہ پیش نظر روایت صحیح ہے اور اس میں بصراحت اہمال کا ذکر موجود ہے۔ اس لیے جن لوگوں نے اس سلسلہ کی روایتوں کو سرے سے باطل قرار دے دیا ہے۔ ان کا قول صحت سے بعید ہے۔

(۳) معاذ بن ہشام بن سنبر الدستوائی قال ابن معین صدوق لیس بحجة وقال ابن عدی له حدیث کثیر ربما بخلط ولرجو انه صدوق خلاصة التہذیب ص ۲۸۰ ولی تقریب التہذیب ص ۲۴۸ صدوق ربما وهم من التلمذة مات سنة مائین.

(۴) ہشام بن ابی عبد اللہ بن سنبر الدستوائی ابوبکر البصری کان یبیع الثياب التي تجلب من مستواہ فنسب إليها قال علی بن الجعد سمعت شعبۃ یقول کان ہشام احفظ منی راعظ عن قتادة وقال البزازی الدستوائی احفظ من ابی ہلال - تہذیب التہذیب ج ۱۱ ص ۱۱-۱۲.

(۱) صالح ابو الخلیل ابن ابی مریم الضبی مولاهم وثقه ابن معین والنسائی، تقریب التہذیب ص ۱۱۲ وخلاصة التہذیب ص ۱۷۱.

(۲) عبد اللہ بن الحارث بن نوفل بن الحارث بن عبد المطلب بن ہاشم المہتمی ابو محمد المہتمی لقبہ ببہ قال ابن معین وابو زرعة والنسائی ثقة وقال ابن عبد البر فی الاستیعاب اجمروا علی له ثقة وقال ابن حبان هو من فقہاء اہل المنیة - تہذیب التہذیب ج ۵ ص ۱۵۷ - ۱۵۸.

بذر فباته غضب العراق وابدال الشام فباتهم جيش من الشام حتى اذا كانوا بالبيداء خسف بهم ثم يسير اليه رجل من قرينش اخواله كلب فيهمهم الله قال وكان يقال ان الخائب يومئذ من خاب من غنيمة كلب (۱)

(۱۴) وباسناده عن ابي هريرة رضي الله تعالى عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال المحروم من حرم غنيمة كلب ولو عقالا والذي نفسي بيده لتباعن نساءهم على درج دمشق حتى ترد المرأة من كسر يوجد لساقها قال ابو عبد الله هذا حديث صحيح الاسناد ولم يخرجاه (۲)

اس کے بعد ایک قریشی النسل جس کی نہال کلب میں ہوگی۔ درود سفیانی، چڑھائی کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اسے بھی شکست دے گا۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس وقت کما جائے گا آج کے دن وہ شخص خسارے میں رہا جو کلب کی غنیمت سے محروم رہا۔ (مستدرک ج ۴ ص ۳۱۴)

(۱۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ محروم وہ شخص ہے جو کلب کی غنیمت سے محروم رہا۔ اگرچہ ایک عقال ہی کیوں نہ ہو۔ اس ذات پاک کی قسم جس کی قدرت میں میری جان ہے۔ بلاشبہ کلب کی عورتیں (بحیثیت لونڈی کے) دمشق کے راستے پر فروخت کی جائیں گی یہاں تک کہ (ان میں سے) ایک عورت پنڈلی ٹوٹی ہوئے کی بنار پر واپس کر دی جائے گی۔

مطلب یہ ہے کہ جو شخص خلیفہ ہمدی کے زیر قیادت سفیانی کے لشکر سے جس میں غالب اکثریت قبیلہ کلب کے سپاہیوں کی ہوگی جنگ نہیں کرے گا اور ان کے مال کو بطور غنیمت حاصل نہیں کر سکے گا۔ خواہ وہ مال مثل عقال کے معمولی قیمت ہی کا کیوں نہ ہو وہ دین و دنیا دونوں ہی کے اندر خسارہ میں رہے گا کہ جہاد کے ثواب سے بھی محروم رہا اور مالی غنیمت بھی حاصل نہ کر سکا۔ بعد ازاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خلیفہ ہمدی کی کامیابی کی بشارت سنائی کہ ان کا لشکر سفیانی کی فوج پر غالب ہوگا اور ان کی عورتوں کو جو غنیمت میں حاصل ہوں گی فروخت کرے گا۔

(۱) المستدرک للحاکم مع تلخیص للذہبی ج ۱ ص ۴۱۱ والی سندہ ابو العزیز حمران القطان قال انہی ضیفہ غیر واحد وکان خارجا وکمال الہیمنی فی الصحیح طرف منہ ورواہ الطبرانی فی الکبیر والأوسط باختصار وفيه حمران القطان وفيه ابن حبان وضمه جماعة وفيه رحله رجل

وقال ابن شاذان في الثقات قال عثمان بن ابي شيبة لا بأس به كان بهم في الحديث قليلا وقال أبو بكر بن البرزاز في السنن مستقيم الحديث اخرج له البخاري تعنيًا والاربعة - وأما شعيب بن خالد (۱) فهو البجلي الرازي كان قاضيا المجرس والدهاقي وعنه بن سعيد قاضي المسلمين وقال ابن عيينة حفظ من الزهري ومالك شابا وقال النسائي ليس به بأس وذكره ابن حبان في الثقات وقال الدوري عن ابن معين ليس به بأس وقال المجلي رازي ثقة اخرج له أبو داود - وأما أبو اسحق فالظاهر انه السبيعي (۲) المعروف بالمذلة والعلم احذ النائمة الاعلام اخرج له السنة وان لم يكن هو فاما ان يكون الشيباني او المذني وكلاهما من الثقات المتعبرين اخرجهما السنة وأما غير هؤلاء فليستوا من هذه الطبقة ولم يخرج أبو داود حديثهم والله اعلم والحاصل ان الحديث صحيح جيد اسناده ان ثبت لقاء ابي داود بهارون والا فالحديث مقلق يصح الاحتجاج به على رأي من يرى الارسال حجة -

وقال الامام الحافظ الحجة أبو عبد الله الحاكم في مستدركه رحمه الله تعالى ذكره رحمه الله تعالى باسناده الى أم سلمة رضي الله عنها قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يباع رجل من أمي بين الركن والمقام كعمدة اهل

میں مشابہ نہیں ہوں گے۔ اس ترجمہ میں شبہہ کی ضمیر مفعول کی نبی علیہ السلام کی جانب راجع کیا ہے، لیکن میرے نزدیک یہ ترجمہ درست نہیں ہے کیونکہ ایک حدیث میں صراحت کے ساتھ مذکور ہے کہ خلیفہ ہمدی شکل و صورت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ ہوں گے۔ اس لیے اس حدیث کے پیش نظر مفعول کی ضمیر کا مرجع بجائے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضرت حسن ہی بنی۔ واللہ اعلم بالصواب۔

(۱۴) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میری امت کے ایک شخص (ہمدی) سے دکن جہاز اور متقا ابراہیم کے درمیان اہل بدر کی تعداد کے مثل یعنی ۳۱۳ افراد بیعت خلافت کریں گے۔ بعد ازاں اس خلیفہ کے پاس عراق کے اولیاء اور شام کے ابدال آئیں گے؛ بیعت خلافت کی خبر مشہور ہو جائے پر اس خلیفہ سے جنگ کے لیے ایک لشکر شام سے روانہ ہوگا یہاں تک کہ یہ لشکر جب (کہ مدینہ کے درمیان) پیدا۔ میں پہنچے گا زمین کے اندر دھنسا دیا جائے گا۔

(۱) شعب بن خالد البجلي الرازي، تہذيب التہذيب ج ۱ ص ۲۰۸۔

(۲) هو السبيعي كما جزم به المنذري في مختصر سنن أبي داود هو لسحق السبيعي الكوفي هو عمرو بن عبد الله بن عبيد ويقال علي ويقال ابن أبي شعيرة روى عن علي بن أبي طالب والمغيرة بن شعبة وقد رأهما وقيل لم يسمع منهما * تہذيب التہذيب ج ۸ ص ۵۶۔

مَنْ أَهْلُ بَيْتِي يُوَاطِي اسْمُهُ اسْمِي وَاسْمُ أَبِيهِ اسْمُ أَبِي فَيْمَلَأُ الْأَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا
كَمَا بَلَّغْتُ ظَنًّا وَجَوْرًا - قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ صَحِيحُ السَّانِدِ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ وَوَافَقَهُ الذَّهَبِيُّ
رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى (۱)

(۱۷) وَبِإِسْنَادِهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَمْعَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ أَبَا قَتَادَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُتَابِعُ رَجُلٌ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ وَلَنْ
يُسْتَجَلَ هَذَا الْبَيْتَ إِلَّا أَهْلُهُ فَإِذَا اسْتَحْلَوْهُ فَلَا تَسْلُ عَنْ هَلَكَةِ الْعَرَبِ ثُمَّ تَجِيئُ الْحَبَشَةُ
فَتُخَرَّبُ خَرَابًا لَا يَنْعَمُ بَعْدَهُ أَبَدًا وَهُمْ الَّذِينَ يَسْتَخْرِجُونَ كَنْزَهُ - قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ هَذَا
حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشُّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ وَوَافَقَهُ الذَّهَبِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى (۲)

(۱۷۳) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (دنیا کے)
روز و شب ختم ہوں گے یہاں تک کہ میرے اہل بیت سے ایک شخص خلیفہ ہوگا جس کا نام اور ولایت
میرے نام اور ولایت کے مطابق ہوگی (یعنی اس کا نام محمد بن عبداللہ ہوگا) جو زمین کو عدل و انصاف سے
بھروں گا جس طرح وہ ظلم و جور سے بھری ہوگی۔ (مسندک ج ۴ ص ۴۲۴)

(۱۷۴) حضرت ابو ہریرہ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا ایک شخص (مہدی) سے حجر اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان بیعت (خلافت) کی جائے گی اور
بیت اللہ کی حوصف وہیں کے لوگ پامال کریں گے اور جب یہ پامالی ہوگی تو اس وقت اہل عرب کی ہمد گیر
ہلاکت ہوگی۔ بعد ازاں حبشی قوم چڑھائی کرے گی اور کعبۃ اللہ کو بالکل ویران کر دے گی۔ اس ویرانی کے
بعد یہ کبھی آباد نہ ہوگا۔ یہی حبشی اس کاہنوں (خزانہ نکال کر لے جائیں گے۔ (مسندک ج ۴ ص ۴۵۲)

(۱) (المستدرک مع التلخیص ج ۱ ص ۱۱۲) قَالَ الْأَمَلُ الْحَاكِمُ وَلَهُ لَوْسِي مِنْ هَذَا الْحَدِيثِ (الَّذِي مَرَّ
ذَكَرَهُ) فِي هَذَا الْمَوْضِعِ حَدِيثُ سَمْعَانَ الثَّوْرِيِّ وَشُعْبَةَ زَيْلَعَةَ وَغَيْرَهُمْ مِنْ أَهْلِ الْمُسْلِمِينَ عَنْ
عَلَصَمِ بْنِ بَهْدَلَةَ عَنْ زُرِّ بْنِ حَبِشٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا تَذْهَبُ الْأَيْلَمُ وَاللَّيَالَى الْخِ وَالْذَّهَبِيُّ عَنِهِ صَحِيحٌ.

(۲) ج ۱ ص ۱۵۲-۱۵۳ وفی مسنده ابن کثیر عن سعد بن مسعود قال الذہبی بعد الموافقة ما
خرج ابن مسعود مثلاً وروی عن ابن کثیر، وقد تكلم فيه، وسعد بن مسعود قال فيه التمسکی ثقة
ونكره ابن حبان فی الثقات وقال البرقی - لا یطعن فی ثقة وقال الحاکم تہمی معروف وقال الآزدي
ضعیف اخرج له البخاری فی جزء القدر من خلف الإمام وأبو داود والترمذی والنسائی تہمی

(۱۵) وَبِإِسْنَادِهِ إِلَى عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ الْقَبْطِيَّةِ قَالَ دَخَلَ الْحَارِثُ بْنُ أَبِي رَبِيعَةَ
وَعُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ صَفْوَانَ وَأَنَا مَعَهُمَا عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَسَالَاهَا عَنِ الْجَيْشِ
الَّذِي يُخَسَفُ بِهِ وَكَانَ ذَلِكَ فِي أَيَّامِ ابْنِ الزُّبَيْرِ فَقَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَغُودُ عَائِدٌ بِالْحَرَمِ فَيَبْتَغِي إِلَيْهِ بِجَيْشٍ فَإِذَا كَانُوا بَيْنَهُمَا مِنَ الْأَرْضِ
خُسِفَ بِهِمْ ثَلَاثُ يَاسُورٍ اللَّهُ كَيْفَ يَمُنُّ يُخْرِجُ كَارِهَا قَالَ يُخَسَفُ بِهِمْ مَعَهُمْ وَلَكِنَّهُ
يَبْتَغِي عَلَى بَيْتِهِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ ثُمَّ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغُودُ عَائِدٌ
بِالْبَيْتِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ رَحِمَهُ اللَّهُ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِهُمَا وَوَافَقَهُ الذَّهَبِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ
تَعَالَى (۱)

(۱۶) وَبِإِسْنَادِهِ عَنِ النَّبِيِّ أَنَّهُ قَالَ، لَا تَذْهَبُ الْأَيَّامُ وَاللَّيَالَى حَتَّى يَمْلِكَ رَجُلٌ

(۱۵) عبید اللہ بن القبطیہ بیان کرتے ہیں کہ حارث بن ربیعہ اور عبد اللہ بن صفوان حضرت ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ
عنها کے پاس حاضر ہوئے میں بھی ان دونوں حضرات کے ساتھ تھا۔ ان دونوں حضرات نے حضرت ام المؤمنین سے
اس لشکر کے بارے میں پوچھا جو زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔ یہ اس زمانہ کی بات ہے جب عبدالملک بن
مروان بن الحکم نے عبد اللہ بن ربیعہ رضی اللہ عنہما پر چڑھائی کی تھی۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے ان کے جواب میں فرمایا
کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ ایک پناہ لینے والا حرم کعبہ میں پناہ گزیں ہوگا۔
تو اس پر ایک لشکر حمد کے لیے چلے گا اور جب مقام بیدار میں پہنچے گا تو زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔
پس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا۔ بعض وہ لوگ جو مجبوراً ان کے ہمراہ ہو گئے ہوں گے (آخر
وہ کس جہم میں) دھنسائے جائیں گے تو آپ نے فرمایا۔ یہ لوگ بھی ان کے ساتھ ہی دھنسا دیے جائیں گے۔
البتہ قیامت کے دن ان کی بہت و ارادہ کے مطابق ان کا حشر ہوگا۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
بطونہ تاکید کے دوبارہ فرمایا پناہ لینے والا پناہ لے گا۔ (مسندک ج ۴ ص ۴۳۹)

الصحيح (مجمع الزوائد بلف ما جاء في المهدى) وصرحان القطان ايضا ثقة ي شاء الله تعالى كما حققه
الشيخ في رولى رقم ۱ مع هذا له مشاهد قوية.

(۲) المستدرک مع التلخیص ج ۱ ص ۱۲۱ - ۱۲۲ وقال الذہبی فی تلخیصہ صحيح.

(۱) المستدرک مع التلخیص ج ۱ ص ۱۲۹.

كَانُوا يَعْلَمُونَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ بِهَذَا السِّيَاقِ وَوَافَقَهُ الذَّهَبِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى (۱)

(۱۹) وَبِإِسْنَادِهِ عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقْتُلُ عِنْدَ كَنْزِكُمْ ثَلَاثَةَ كُلُّهُمْ ابْنُ خَلِيفَةٍ ثُمَّ لَا يَصِيرُ إِلَى وَاحِدٍ مِنْهُمْ ثُمَّ تَطْلُعُ الرِّبَابُ السُّودُ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ فَيَقَاتِلُونَكُمْ قِتَالًا لَمْ يَقَاتِلْهُ قَوْمٌ ثُمَّ ذَكَرَ شَيْئًا فَقَالَ إِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَبَايَعُوهُ وَلَوْ خَبَوْا عَلَى الثَّلْجِ فَإِنَّهُ خَلِيفَةُ اللَّهِ الْمَهْدِيُّ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ هَذَا أَحَدُ حَدِيثِ صَحِيحٍ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَوَافَقَهُ الذَّهَبِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى (۲)

(۱۸) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے خزانہ کے پاس تین شخص جنگ کریں گے۔ یہ تینوں خلیفہ کے لڑکے ہوں گے۔ پھر بھی یہ خزانہ ان میں سے کسی کی طرف منتقل نہیں ہوگا۔ اس کے بعد مشرق کی جانب سے سیاہ جھنڈے نمودار ہوں گے اور وہ تم سے اس شہادت کے ساتھ جنگ کریں گے کہ اس سے پہلے کس قوم نے اس قدر شدید جنگ نہ کی ہوگی (راوی حدیث یعنی حضرت ثوبان کہتے ہیں) کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی بات بیان فرمائی جس کو یہ سمجھ سکے جہاں ماجہ کی روایت میں اس جگہ کی تصریح بایں الفاظ ہے۔ ثمر یحییٰ خلیفۃ اللہ المہدی یعنی پھر افس کے خلیفہ مہدی کا ظہور ہوگا۔ پھر فرمایا کہ جب تم لوگ انہیں دیکھنا تو ان سے بیعت کر لینا اگرچہ اس بیعت کے لیے برف پر گھسٹ کر آنا پڑے، بلاشبہ وہ اللہ کے خلیفہ مہدی ہوں گے۔

(مستدرک ج ۴ ص ۴۱۳)

حافظ ابن حجر فتح الباری شرح بخاری ج ۱۳ ص ۸۱ پر اس حدیث کو نقل **طوری وضاحت** کرنے کے بعد لکھتے ہیں۔ اس حدیث مذکور میں خزانہ سے مراد اگر وہ خزانہ ہے جس کا ذکر حضرت ابوہریرہ کی حدیث میں ان الفاظ کے ساتھ کیا گیا ہے: "يُوشِكُ الْفِرَاتُ أَنْ يَحْسُرَ عَنْ كَنْزٍ مِنَ الذَّهَبِ" قریب ہے کہ دریائے فرات (خشک ہو کر) سونے کا خزانہ ظاہر کر دیگا تو یہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ یہ واقعات ظہور مہدی کے وقت رونما ہوں گے۔

(۱) ج ۴ ص ۵۶ و سکت عنہ الذہبی.

(۲) ج ۴ ص ۱۶۳-۱۶۱

(۱۸) وَبِإِسْنَادِهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ يُرْسِكُ أَهْلُ الْعِرَاقِ لَا يَجِيئُ إِلَيْهِمْ دَرَجَةٌ وَلَا قَنْبَرٌ (۱) قَالُوا يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ قَالَ مِنْ قِبَلِ الْعَجَمِ يَمْنَعُونَ ذَلِكَ ثُمَّ سَكَتَ هَنِيئَةً ثُمَّ قَالَ يُوشِكُ أَهْلُ الشَّامِ لَا يَجِيئُ إِلَيْهِمْ دِينَارٌ وَلَا مَدْيٌ قَالُوا لِمَ ذَلِكَ قَالَ مِنْ قِبَلِ الرُّومِ يَمْنَعُونَ ذَلِكَ ثُمَّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُونُ فِي أُمَّتِي خَلِيفَةٌ يَخْشَى الْمَالَ خَشْيًا لَا يَغْدُو غَدًا ثُمَّ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَيُعَوِّدُنَّ الْأَمْرَ كَمَا بَدَأَ لِيُعَوِّدُنَّ كُلُّ إِيْمَانٍ إِلَى الْمَدِينَةِ كَمَا بَدَأَ بِهَا خَشْيَ يَكُونُ كُلُّ إِيْمَانٍ بِالْمَدِينَةِ ثُمَّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُخْرُجُ رَجُلٌ مِنَ الْمَدِينَةِ رَغْبَةً عَنْهَا إِلَّا أَبَدَ لَهَا خَيْرًا مِنْهُ وَلَيَسْمَعَنَّ نَاسٌ بِرُخْصِ أَسْعَارٍ وَرَيْفٍ (۲) فَيَتَّبِعُونَهُ وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ

(۱۸) حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انھوں نے فرمایا وہ وقت قریب ہے جب کہ عراق والوں کے پاس روپے اور نئے آنے پر پابندی لگا دی جائے گی۔ حضرت جابر سے پوچھا گیا۔ یہ پابندی کن لوگوں کی جانب سے ہوگی؟ تو انھوں نے فرمایا عجمیوں کی جانب سے؟ پھر کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد کہا وہ وقت قریب ہے جبکہ اہل شام پر بھی یہ پابندی عائد کر دی جائے گی۔ پوچھا گیا یہ روکاؤ کس کی جانب سے ہوگی؟ فرمایا اہل روم کی جانب سے؟ پھر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ میری امت میں ایک خلیفہ ہوگا (یعنی خلیفہ مہدی) جو لوگوں کو (اموال) لپ بھر بھر دے گا اور شمار نہیں کرے گا۔ نیز آپ نے فرمایا اس ذات پاک کی قسم جس کی قدرت میں میری جان ہے یقیناً (اسلام) اپنی پہلی حالت کی طرف لوٹے گا۔ یقیناً سارا ایمان مدینے کی طرف لوٹے گا جس طرح کہ ابتدا مدینہ سے ہوئی تھی۔ حتیٰ کہ ایمان صرف مدینہ میں ہوگا۔ پھر آپ نے فرمایا مدینہ سے جب بھی کوئی اس سے بے رغبتی کی بنا پر نکل جائے گا۔ اللہ تعالیٰ اس سے بہتر کو دے گا۔ کچھ لوگ سنیں گے کہ (فلاں جگہ) ارزانی اور باغ و زراعت کی فراوانی ہے تو مدینہ کو چھوڑ کر وہاں چلے جائیں گے۔ حالانکہ ان کے واسطے مدینہ ہی بہتر تھا۔ کاشش کہ وہ لوگ اس بات کو جانتے۔

(مستدرک ج ۴ ص ۴۵۶)

الْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَكُمْ لَوْ أَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ۱۰ وَقَالَ الْحَافِظُ فِي بَابِ مَنْ مَطْرُوحَةٌ بِبُيُوتِ ۱۱۰۸ هـ قَوْلُهُ لَمْ يَصْبِ

الْأَزْدِيُّ فِي تَضَعِفِهِ مِنَ الثَّقَلَيْنِ وَنَكَرَهُ لَهَا فِي قِتْعِ الْبَلَدِ ج ۲ ص ۱۶۱ مستهدا به.

(۱) القنبر مكيال معروف لاهل العراق خمس مئجلات (شرح صحيح مسلم للنووي ج ۲ ص ۲۸۸).

(۲) الریف كل أرض فيها زرع ونخل.

سَبْعًا فَقَالَ ذَاكَ يَخْرُجُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ إِذَا قَالَ الرَّجُلُ اللَّهُ اللَّهُ قُتِلَ فَيَجْمَعُ اللَّهُ تَعَالَى لَهُ قَوْمًا قُرْعَ (۱) كَقُرْعِ السَّحَابِ يُؤَلِّفُ اللَّهُ قُلُوبَهُمْ لَا يَسْتَوْجِبُونَ إِلَى أَحَدٍ وَلَا يَفْرَحُونَ بِأَحَدٍ يَدْخُلُ فِيهِمْ عَلَى عِدَّةِ أَصْحَابٍ يَذَرُ لَمْ يَسْبِقَهُمُ الْوُلُودُ وَلَا يَذَرُكُهُمُ الْآخِرُونَ وَعَلَى عِدَّةِ أَصْحَابٍ طَالُوتَ الَّذِينَ جَاوَزُوا مَعَهُ النَّهْرَ قَالَ ابْنُ الْحَنَفِيَّةِ أَتَرِيدُهُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ إِنَّهُ يَخْرُجُ مِنْ بَيْنِ هَذَيْنِ الْحَشْبَتَيْنِ قُلْتُ لَا جَرَمَ وَاللَّهِ لَا أُدِيمُهُمَا (۲) حَتَّى أَمُوتَ فَهَاتَ بَهَا يَغْنَى بِمَكَّةَ خَرَسَهَا اللَّهُ تَعَالَى قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَاكِمُ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَوَافَقَهُ الذَّهَبِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى (۳)

لُف فرمایا دور ہو، پھر ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ مہدی کا ظہور آخر زمانہ میں ہوگا اور بے دینی کا اس قدر غلبہ ہوگا کہ اللہ کے نام لینے والے کو قتل کر دیا جائے گا۔ ظہور مہدی کے وقت، اللہ تعالیٰ ایک جماعت کو ان کے پاس اکٹھا کر دے گا، جس طرح بادل کے متفرق ٹکڑوں کو مجتمع کر دیتا ہے اور ان میں یکجا نگہت و الفت پیدا کر دے گا۔ یہ نہ تو کسی سے متوحش ہوں گے اور نہ کسی کو دیکھ کر خوش ہوں گے۔ مطلب یہ ہے کہ ان کا باہمی ربط و ضبط سب کے ساتھ یکساں ہوگا، خلیفہ مہدی کے پاس اکٹھا ہونے والوں کی تعداد اصحاب بدر (غزوہ بدر میں شریک ہونے والے صحابہ کرام) کی تعداد کے مطابق (یعنی ۳۱۳) ہوگی۔ اس جماعت کو ایسی (خاص جزوی) فضیلت حاصل ہوگی جو ان سے پہلے والوں کو حاصل ہوئی ہے یہ بعد والوں کو حاصل ہوگی نیز اس جماعت کی تعداد اصحاب طالت کی تعداد کے برابر ہوگی۔ جنھوں نے طالت کے ہمراہ نہر (اردن) کو عبور کیا تھا۔ حضرت ابو الطفیل کہتے ہیں کہ محمد بن الحنفیہ نے مجمع سے پوچھا کیا تم اس جماعت میں شریک ہونے کا ارادہ اور خواہش رکھتے ہو، میں نے کہا ہاں تو انھوں نے (کعبہ شریف کے) دو ستونوں کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ خلیفہ مہدی کا ظہور انھیں کے درمیان ہوگا۔ اس پر حضرت ابو الطفیل نے فرمایا: بخدا میں ان سے تاحیات جدا نہ ہوں گا۔ راوی حدیث کہتے ہیں، چنانچہ حضرت ابو الطفیل کی وفات تک معتمد ہی میں ہوئی۔ (مستدرک ج ۳ ص ۵۵۴)

(۱) القُرْع: قطع السحاب المتفرقة (مجمع البحار ج ۲ ص ۱۱۲)

(۲) لا ادیمہما ای لا اقللہما

(۳) المستدرک مع التلخیص ج ۱ ص ۵۵۱

(۲۰) وَبِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ السُّفْيَانِيُّ فِي عُمُقٍ دِمَشْقٍ وَعَامَةٌ مَنْ يَتَّبِعُهُ مِنْ كَلْبٍ فَيَقْتُلُ حَتَّى يَتَّقِرْ بِطَوْنِ النَّسَاءِ وَيَقْتُلُ الصَّبِيَّانِ فَيَجْمَعُ لَهُمْ قَيْسٌ فَيَقْتُلُهَا حَتَّى لَا يَمْنَعَ ذَنْبٌ تَلْعَةً وَيَخْرُجُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي فِي الْحَرَمِ فَيُلْغِ السُّفْيَانِيُّ فَيَنْفُثُ إِلَيْهِ جُنْدًا مِنْ جُنْدِهِ يَهْرُمُهُمْ فَيَسِيرُ إِلَيْهِ السُّفْيَانِيُّ بِمَنْ مَعَهُ حَتَّى إِذَا صَارَ بَيْتَاءَ مِنَ الْأَرْضِ خَسِفَ بِهِمْ فَلَا يَنْجُو مِنْهُمْ إِلَّا الْمَخْبِرُ عَنْهُمْ - قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ الْإِسْنَادُ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يَخْرُجَاهُ وَوَافَقَهُ الذَّهَبِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى (۲)

(۲۱) وَبِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ قَالَ كُنَّا عِنْدَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَنَسَا لَهُ رَجُلٌ عَنِ الْمُهَدِيِّ فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ هِيَ هَاتِ ثُمَّ عَقَدَ بَيْنَهُ ۲۰ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دمشق کے اطراف سے سفیانی نامی ایک شخص خروج کرے گا جس کے عام پیروکار قبیلہ کلب کے لوگ ہوں گے یہ جنگ کرے گا۔ یہاں تک کہ عورتوں کے پیٹ چاک کرے گا اور بچوں تک کو قتل کرے گا۔ اس کے مقابلہ کے لیے قبیلہ قیس کے لوگ مجتمع ہوں گے۔ سفیانی ان سے بھی جنگ کرے گا اور اس کثرت سے لوگوں کو قتل کرے گا کہ مقتولین سے کوئی وادی خالی نہ بچے گی (اسی دوران) میرے اہل بیت میں سے ایک شخص کا ظہور حرم میں ہوگا (مراد خلیفہ مہدی ہیں، سفیانی کو اس کی اطلاع پہنچے گی تو اپنا ایک لشکر ان سے جنگ کے لیے بھیجے گا۔ اس کا لشکر شکست کھا جائے گا تو خود سفیانی اپنے ہمراہیوں کو لے کر چلے گا۔ یہاں تک کہ جب مقام بیدار یعنی مکہ مدینہ کے درمیان واقع چلیل میدان، میں پہنچے گا تو ان سب کو زمین دھنسا دیا جائے گا اور بھر ایک منجر کے کوئی بچہ نہ بچے گا۔ (مستدرک ج ۳ ص ۵۲۰)

۷۴ حضرت ابو الطفیل رضی اللہ عنہ محمد بن الحنفیہ سے روایت کرتے ہیں کہ محمد بن الحنفیہ نے کہا کہ وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی مجلس میں بیٹھے تھے کہ اس شخص نے ان سے مہدی کے بارے میں پوچھا تو حضرت نے برہنہ

(۱) ذنب تلعة - يريد كثرة وفاته لا يظفوا منه موضع - والقلاع هي مسائل الماء من علو إلى

منزل جمع تلعة (مجمع البحار ج ۱ ص ۱۱۱)

(۲) ج ۱ ص ۵۲۰

(۲۴) وَعَنْهُ عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ الرَّقِيِّ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ بَيَّانٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ نُفَيْلٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَهْدِيَّ وَهُوَ مِنْ وَلَدِ فَاطِمَةَ -

سُكَّتَ عَلَيْهِ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَاكِمُ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى مَعَ تَخْرِيجِهِ فِي الْمُسْتَدْرَكِ وَكَذَلِكَ سُكَّتَ عَلَيْهِ الذَّهَبِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى مَعَ تَخْرِيجِهِ فِي تَلْخِصِ الْمُسْتَدْرَكِ وَقَدْ مَرَّ بِنَايَ رِجَالِ السُّنَدِ تَفْصِيلاً فِي رَوَايَاتِ أَبِي دَاوُدَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى أَنَّ الرِّوَايَةَ صَحِيحَةٌ (۱) وَاللَّهُ أَعْلَمُ -

(۲۵) وَبِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَرْفُوعاً يُخْرِجُ فِي آخِرِ أُمْتِي الْمَهْدِيَّ يَسْقِيهِ اللَّهُ الْغَيْثَ وَيُخْرِجُ الْأَرْضَ تِبَاتَهَا وَيُعْطِي الْمَالَ صَحَاحًا (۲) وَتُكْفَرُ الْمَاشِيَةُ وَتُعْظَمُ الْأَمَّةُ يَمِيشُ سَبْعًا أَوْ ثَمَانِيًا يَعْنِي جَبْجَبًا - وَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ الْإِسْنَادُ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ وَوَافَقَهُ الذَّهَبِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى (۳)

(۲۶) وَبِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَمَلُّوا الْأَرْضَ جُورًا وَظُلْمًا فَيُخْرِجُ رَجُلٌ مِنْ عَثْرَتِي فَيَمْلِكُ سَبْعًا أَوْ

۲۵۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری آخری اُمت میں مہدی پیدا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اس پر خوب بارش برساتے گا اور زمین اپنی پیادہ اور باہر نکال دے گی اور وہ لوگوں کو مال یکساں طور پر دے گا۔ اس کے زمانہ خلافت میں موبیشیوں کی کثرت اور اُمت میں عظمت ہوگی وہ خلافت کے بعد سات سال یا آٹھ سال زندہ رہے گا۔ (مستدرک ج ۴ ص ۵۵۸)

۲۶۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آخری زمانہ میں زمین جور و ظلم سے بھر جائے گی تو میری اولاد سے ایک شخص پیدا ہوگا اور سات سال یا نو سال خلافت کرے گا اور اپنے زمانہ خلافت میں زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا جس طرح اس سے پہلے وہ جور و ظلم سے بھر گئی ہوگی۔ (ایضاً)

(۱) ایضاً ج ۱ ص ۵۵۷۔

(۲) دیکھو المال صحاحا ای عطی اعطاء صحیحاً و سرباً

(۳) ایضاً ج ۱ ص ۵۵۸۔

(۲۲) وَبِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ مَرْفُوعاً لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَمَلُّوا الْأَرْضَ ظُلْمًا وَجُورًا وَغَدَوَانًا ثُمَّ يَخْرُجُ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي مَنْ يَمْلَأُهَا قِسْطًا وَغَدلاً: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِهَا وَوَافَقَهُ الذَّهَبِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى (۱)

(۲۳) وَبِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَرْفُوعاً الْمَهْدِيَّ بَنَى أَهْلَ الْبَيْتِ اسْمُ الْاَنْفِ (۲) أَقْنَى أَجْلَى يَمْلَأُ الْأَرْضَ قِسْطًا وَغَدلاً كَمَا مِلْتُ جُورًا وَظُلْمًا يَمِيشُ هَكَذَا وَبَسْطَ يَسَارَهُ وَاصْبَغِينَ مِنْ يَمِينِهِ الْمَسْبُوحَةَ وَالْإِهْتَامَ وَغَدًى ثَلَاثَةً - قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَاكِمُ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَقَالَ الذَّهَبِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى وَفِيهِ عَمْرَانُ (الْقَطَّانُ) ضَعِيفٌ وَلَمْ يُخْرِجْ لَهُ مُسْلِمٌ (۳)

قُلْتُ قَدْ تَقَدَّمَ أَنَّ الْقَوْلَ الرَّاجِعُ فِيهِ أَنَّهُ لَيْسَ بِضَعِيفٍ وَمَادَّخُوهُ أَكْثَرَ وَجَارَحُوهُ قَلِيلُونَ مَعَ كَوْنِ جَرَحِهِمْ غَيْرَ مُسْلِمٍ وَتَبَيَّنَا وَأَخْرَجَ لَهُ الْبُخَارِيُّ تَعْلِيْقًا وَاللَّهُ أَعْلَمُ -

۲۲۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت قائم نہیں ہوگی۔ یہاں تک کہ زمین ظلم و جور اور سرکشی سے بھر جائے گی، بعد ازاں میرے اہل بیت سے ایک شخص (مہدی) پیدا ہوگا جو زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا۔ (مطلب یہ ہے کہ خلیفہ مہدی کے ظہور سے پہلے قیامت نہیں آئے گی) (مستدرک ج ۴ ص ۵۵۷)

۲۳۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہدی میری نسل سے ہوگا۔ اس کی ناک ستواں و بلند اور پیشانی روشن اور نورانی ہوگی۔ زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا جس طرح (اس سے پہلے وہ) ظلم و زیادتی سے بھر گئی ہوگی اور آنکھوں پر شمار کر کے بتایا کہ وہ خلافت کے بعد سات سال تک زندہ رہے گا (مستدرک ج ۴ ص ۵۵۷)

۲۴۔ حضرت ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مہدی کا تذکرہ فرمایا اور اس میں فرمایا کہ وہ طاہر (رضی اللہ عنہا) کی اولاد سے ہوگا۔ (ایضاً)

(۱) ایضاً ج ۱ ص ۵۵۷، وَاخْرَجَهُ الْأَمَلُ أَحْمَدُ فِي مَسَدٍ فِي سَجْدِ الْخُدْرِيِّ بِسَنَدٍ صَحِيحٍ رِجَالُهُ ثَقَاتٌ.

(۲) تَمِ الْأَنْفُ لِرُتْقَاعِ قِصَّةِ الْأَنْفِ وَتَسْوَاءِ أَعْلَاهَا وَتَشْرَافِ الْأَرْنَبَةِ قَلِيلًا (مَجْمَعُ الْبَحَارِ ج ۲ ص ۲۱۳)

(۳) ایضاً ج ۱ ص ۵۵۷۔

وَسَلَّمَ غَنَى وَبَسَّغَهُمْ عَذْلَهُ حَتَّى يَأْمُرَ مُنَادِيًا فَيُنَادِيَ فَيَقُولُ: مَنْ لَهُ فِي الْمَالِ حَاجَةٌ؟ فَمَا يَقُولُ مِنَ النَّاسِ إِلَّا رَجُلٌ وَاحِدٌ فَيَقُولُ: أَنَا فَيَقُولُ لَهُ: إِنِّي السَّدَانُ يَعْنِي الْخَازِنَ فَقُلْ لَهُ إِنَّ الْمُهْدِيَّ يَأْمُرُكَ أَنْ تُعْطِيَنِي مَالًا فَيَقُولُ لَهُ أَحِبِّ فَيُحِبُّ حَتَّى إِذَا جَعَلَهُ فِي جُحْرِهِ وَانْتَزَرَهُ نَدِمَ فَيَقُولُ كُنْتُ أَجْشَعُ أُمَّةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفْسًا أَوْ عَجَزَ عَنِّي مَا وَسَّغَهُمْ؟ قَالَ فَبَرَدَهُ فَلَا يَقْبَلُ مِنْهُ فَيَقَالُ لَهُ إِنَّا لَا نَأْخُذُ شَيْئًا أَعْطَيْنَاهُ فَيَكُونُ كَذَلِكَ سَبْعَ سِتِينَ أَوْ ثَمَانِ سِتِينَ أَوْ ثَلَاثِينَ سِتِينَ ثُمَّ لَا خَيْرَ فِي الْغَيْشِ بَعْدَهُ أَوْ قَالَ ثُمَّ لَا خَيْرَ فِي الْحَيَاةِ بَعْدَهُ

قُلْتُ زَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَغَيْرُهُ بِاخْتِصَارٍ كَثِيرٍ وَزَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَغَيْرُهُ بِاخْتِصَارٍ كَثِيرٍ وَزَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَغَيْرُهُ بِاخْتِصَارٍ كَثِيرٍ وَزَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَغَيْرُهُ بِاخْتِصَارٍ كَثِيرٍ (۱)

جائے اس اعلان پر مسلمانوں کی جماعت میں سے بجز ایک شخص کے کوئی بھی نہیں کھڑا ہوگا۔ مہدی اس سے کہے گا، خازن کے پاس جاؤ اور اس سے کہو کہ مہدی نے مجھے مال دینے کا تمہیں حکم دیا ہے یہ شخص خازن کے پاس پہنچے گا، تو خازن اس سے کہے گا اپنے دامن میں بھر لے چنانچہ وہ (حسب خواہش) دامن میں بھر لے گا اور خزانے سے باہر لائے گا تو اسے اپنے اس عمل پر ندامت ہوگی اور اپنے دل میں کہے گا کیا اُمت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں سب سے بڑھ کر لالچی اور حرص میں ہی ہوں یا یوں کہے گا۔ میرے ہی لیے وہ چیز ناکافی ہے جو دوسروں کے واسطے کافی دوانی ہے۔ (اس ندامت پر) وہ مال واپس کرنا چاہے گا۔ مگر اس سے یہ مال قبول نہیں کیا جائے گا اور کہہ دیا جائے گا کہ ہم دے دینے کے بعد واپس نہیں لیتے۔ مہدی عدل و انصاف اور داد و دہش کے ساتھ آٹھ یا نو سال زندہ رہے گا۔ اس کی وفات کے بعد زندگی میں کوئی خوبی نہیں ہوگی۔

وَمَجْمَعُ الْبَحْرَيْنِ فِي زَوَالِدِ الْمُعْجَمِينَ وَالْمَقْصِدُ الْعَلِيُّ فِي زَوَالِدِ أَبِي يَعْلَى الْمُوصَلِيِّ (مخطوطة) وَزَوَالِدُ بَنِي مَاجَةَ عَلَى الْكُتُبِ الْخَمْسَةِ (مخطوطة) وَمَوَارِدُ الظُّمْلَانِ فِي زَوَالِدِ بَنِي حَبْلَانَ وَغَايَةُ الْمَقْصِدِ فِي زَوَالِدِ لَعْدَمٍ وَالْبَحْرُ الزَّخَارِيُّ فِي زَوَالِدِ الْمُنِيرِ فِي زَوَالِدِ الْمُعْجَمِ الْكَبِيرِ وَبُضْءَةُ الْبَاحِثِ عَنْ زَوَالِدِ مُسْنَدِ الْحَارِثِ، الْأَعْلَامُ لِلزَّرْكَلِيِّ ج ۴ ص ۲۶۱ وَالرِّسَالَةُ الْمُسْتَطَرَفَةُ لِلْكَتْلَانِيِّ ص ۱۴۱-۱۴۰

تَسْمَا فَيَمْلَأُ الْأَرْضَ عَذْلًا وَقَسْطًا كَمَا مِلْتُمْ جَوْرًا وَظُلْمًا (۱) - قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ وَآخَرُ جَدِّ الدُّهَبِيِّ رَحِمَهُ اللَّهُ فِي تَلْخِيصِهِ ثُمَّ سَكَتَ عَلَيْهِ (۲) -

قَالَ الْإِمَامُ الْحَافِظُ أَبُو الْعَبَّاسِ الْعَلَامَةُ نُورُ الدِّينِ الْهَيْثَمِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى فِي مَجْمَعِ الزَّوَالِدِ (۳)

(۲۷) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ أَبُشَيْرُكُمْ بِالْمُهْدِيِّ يَبْقَى فِي أُمَّتِي عَلَى اخْتِلَافٍ مِنَ النَّاسِ وَزَلْزَالَ فَيَمْلَأُ الْأَرْضَ قِسْطًا وَعَذْلًا كَمَا مِلْتُمْ جَوْرًا وَظُلْمًا يَرْضَى عَنْهُ سَاكِنُ السَّمَاءِ وَسَاكِنُ الْأَرْضِ يَقْسِمُ الْمَالَ صِحَاحًا. قَالَ لَهُ رَجُلٌ مَا صِحَاحًا؟ قَالَ بِالسُّوِّيَّةِ بَيْنَ النَّاسِ وَيَمْلَأُ اللَّهُ قُلُوبَ أُمَّةٍ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

۴۰ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تمہیں مہدی کی بشارت دیتا ہوں جو میری اُمت میں اختلاف و اضطراب کے زمانہ میں بھیجا جائے گا تو وہ زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا جس طرح وہ (اس سے پہلے) ظلم و جور سے بھری ہوگی۔ زمین اور آسمان والے اس سے خوش ہوں گے۔ وہ لوگوں کو مال یکساں طور پر دے گا یعنی اپنے داد و دہش میں وہ کسی کا امتیاز نہیں برتے گا اللہ تعالیٰ (اس کے دوبرخلافت میں) میری اُمت کے دلوں کو استغناء و بے نیازی سے بھر دے گا۔ راوی بغیر امتیاز و تزیین کے، اس کا انصاف سب کو عام ہوگا وہ اپنے منادی کو حکم دے گا کہ عام اعلان کر دے کہ جسے مال کی حاجت ہو وہ مہدی کے پاس آ

(۱) توضیح ۱ ص ۵۵۸

(۲) وسكت عنه الذهبي مكنها بكلامه على الحديث الذي اخرجه الحاكم من طريق آخر قبل

هذا الموضع بصفحة في ج ۴ ص ۵۵۷ ونقله الشيخ لوصا تحت رقم ۲۲ والله اعلم.

(۳) هو العلامة الإمام الحافظ نور الدين علي بن ابي بكر بن سليمان ابو الحسن الهيثمي المصري الفاهري ولد سنة ۷۳۵ هـ وتوفي سنة ۸۰۷ هـ له كتب وتخریج في الحديث منها مجمع الزوائد ومنبع الفوائد طبع في عشرة اجزاء قال الكتاني وهو من تفع كتب الحديث بل لم يوجد مثله كتاب ولا صنف نظيره في هذا الباب والسيوطي بغية الرائد في الذيل على مجمع الزوائد، لكنه لم يتم وترتيب القسائم لابن حبان، (مخطوطة) ونسريب البغية في ترتيب احاديث الحلبة (مخطوطة)

(۲۹) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُهْدِيَّ قَالَ إِنْ قَصُرَ فَسَبَّحْ وَالْأَثَمَانُ وَالْأَفْتَسَحُ وَلَيَمْلَأَنَّ الْأَرْضَ قِسْطًا كَمَا مِلْتُمْ ظُلْمًا وَجَوْرًا رَوَاهُ الْبَزَّازُ وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ وَفِي بَعْضِهِمْ بَعْضٌ ضَعْفٌ (۱)

(۳۰) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَكُونُ فِي أُمْنِي خَلِيفَةٌ يَخْشَى الْمَالَ فِي النَّاسِ خَشْيًا لَا يَعُدُّهُ عَدَا ثُمَّ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَيَعُودَنَّ رَوَاهُ الْبَزَّازُ وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ (۲)

(۳۱) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَكُونُ فِي أُمْنِي الْمُهْدِيُّ إِنْ قَصُرَ فَسَبَّحْ وَالْأَثَمَانُ وَالْأَفْتَسَحُ تَتَغَمُّ أُمْنِي فِيهَا نِعْمَةٌ لَمْ يَتَّعَمُوا مِثْلَهَا

پورے طور پر دویا میں تمام ہو جائے گا۔ لوگ اسی (دیش و راحت کے ساتھ) سات یا نو سال رہیں گے،
یعنی جب تک خلیفہ مہدی حیات رہیں گے لوگوں میں فارغ البال اور چین و سکون رہے گا۔ مجمع الزوائد ص ۳۱۵
۲۹۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مہدی کا ذکر کرتے
ہوئے فرمایا اگر ان کی مدت خلافت کم ہوئی تو سات برس ہوگی ورنہ آٹھ یا نو سال ہوگی وہ زمین کو
عدل و انصاف سے بھر دیں گے۔ جس طرح اس سے پہلے ظلم و جور سے بھری ہوگی۔ مجمع الزوائد ص ۳۱۵
۳۰۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میری امت
میں ایک خلیفہ ہوگا۔ جو لوگوں کو مال لپ بھر بھر تقسیم کرے گا۔ شمار نہیں کرے گا۔ (یعنی سخاوت اور دینا
دلی کی بنا پر بغیر گنے کثرت سے لوگوں میں عطا یا تقسیم کرے گا) اور قسم ہے اس ذات پاک کی جس کی قدرت
میں میری جان ہے، البتہ ضرور لوٹے گا (یعنی امر اسلام مضحک ہو جانے کے بعد ان کے زمانہ میں پھر سے
فروغ حاصل کر لے گا)۔ مجمع الزوائد ج ۲، ص ۳۱۵

۳۱۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت میں
ایک مہدی ہوگا اس کی مدت خلافت اگر کم ہوئی تو سات یا آٹھ یا نو سال ہوگی۔ میری امت اس
کے زمانہ میں اس قدر خوش حال ہوگی کہ اتنی خوش حالی اسے کبھی نہ ملی ہوگی۔ آسمان سے (حسب ضرورت)

(۲۸) وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَكُونُ اخْتِلَافٌ عِنْدَ مَوْتِ خَلِيفَةٍ فَيَخْرُجُ رَجُلٌ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ فَيَأْتِي مَكَّةَ فَيَسْتَخْرِجُهُ النَّاسُ مِنْ بَيْتِهِ وَهُوَ كَارِهِ قَبِيلاً يَمُوتُ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ فَيَنْجَهِزُ إِلَيْهِ جَيْشٌ مِنَ الشَّامِ حَتَّى إِذَا كَانُوا بِالْبَيْدَاءِ خُصِفَ بِهِمْ فَيَأْتِيهِ عَصَائِبُ الْعِرَاقِ وَابْدَالُ الشَّامِ وَيَنْشُورُ رَجُلٌ بِالشَّامِ وَأَخْوَالُهُ مِنْ كُلِّ قَبِيلٍ فَيَجْهَزُ إِلَيْهِ جَيْشٌ فَيَهْزِمُهُمُ اللَّهُ فَتَكُونُ الدَّائِرَةُ عَلَيْهِمْ فَذَلِكَ يَوْمٌ كُلُّ الْخَائِبِ مِنْ خَابَ مِنْ غَنِيمَةِ كُلِّ قَبِيلَةٍ الْكُنُوزُ وَيَقْسِمُ الْأَمْوَالُ وَيُلْقَى السَّلَاسِلُ بِجُرَّانِهِ إِلَى الْأَرْضِ فَيَعِيشُونَ بِذَلِكَ سَبْعَ سِنِينَ أَوْ قَالَ تَسْعَ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْمَوْسُطِ وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ (۱)

۲۸۔ حضرت ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے
ہوئے سنا کہ خلیفہ کی وفات پر اختلاف ہوگا۔ (یعنی اس کی جگہ دوسرے خلیفہ کے انتخاب پر یہ
صورت حال دیکھ کر) خاندان بنی ہاشم کا ایک شخص (اس خیال سے کہیں لوگ میرے اوپر بار خلافت نہ
ڈال دیں) مدینہ سے مکہ چلا جائے گا۔ (کچھ لوگ اسے پہچان کر کہ یہی مہدی ہیں) اسے گھرتے نکال کر
باہر لائیں گے اور حجر اسود و مقام ابراہیم کے درمیان بہرہ دہتی اسکے ہاتھ پر بیت خلافت کر دیں گے (اس کی بیعت خلافت کی خبر
سن کر ایک لشکر مقابلہ کے لیے) شام سے اس کی سمت روانہ ہوگا۔ یہاں تک کہ جب مقام بیدار
(مکہ و مدینہ کے درمیانی میدان) میں پہنچے گا تو زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔ اس کے بعد اس کے پاس
عراق کے اولیاء اور شام کے ابدال حاضر ہوں گے اور ایک شخص شام سے (سفیان) نکلے گا جس کی مثال
قبیلہ کلب میں ہوگی اور اپنا لشکر خلیفہ مہدی کے مقابلہ کے لیے روانہ کرے گا۔ اللہ تعالیٰ سفیان
کے لشکر کو شکست دے دے گا۔ یہی کلب کی جنگ ہے۔ وہ شخص خسارہ میں رہے گا جو کلب کی
غنیمت سے محروم رہے پھر خلیفہ مہدی خزانوں کو کھول دیں گے اور خوب داد و دہش کریں گے اور اسلام

(۱) لخصاً ج ۲ ص ۳۱۵ و مکن بن القیم فی المنار المنیف ص ۱۴۴ و قال رواہ الإمام احمد
بالفطن و رواہ ابو دلاؤد من وجہ آخر عن قتادة عن فی الخلیل عن عبد اللہ بن الحارث عن ام سلمة
نحوہ (وقد مر تحت رقم ۱۱) و رواہ ابو بطنی الموصلی فی مسنده من حدیث قتادة عن صالح بن
الخلیل عن صاحب له وربما قال صالح عن مجاهد عن ام سلمة والحديث حسن و مثله مما يجوز ان
يقال فيه صحيح.

أَقُولُ إِنَّ الْفَضْلَ بْنَ دُكَيْنٍ وَأَبَا دَاوُدَ أَحَبَّيَا الْحَضْرَى الْكُوفِيَّ وَوَجَّعَا مِنَ الْأُتْبَةِ الْمَعْرُوفِينَ
أَخْرَجَ لَهُمُ السُّنَّةَ إِلَّا أَبَا دَاوُدَ الْحَضْرَى فَلَمْ يُخْرِجْ إِلَّا مُسَلِّمَ رَجَمَهُ اللَّهُ تَعَالَى وَالْأَزْيَغَةَ وَأَمَّا يَاسِينَ فَهُوَ ابْنُ
شَيْبَانَ وَيُقَالُ ابْنُ سِنَانَ الْكُوفِيُّ قَالَ الثَّوْرِيُّ عَنْ ابْنِ مَعِينٍ لَيْسَ بِهِ بَأْسٌ، وَقَالَ إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ
عَنْ ابْنِ مَعِينٍ ضَالِحٌ وَقَالَ أَبُو زُرْعَةَ لَا بَأْسَ بِهِ وَقَالَ الْبُخَارِيُّ فِيهِ نَظَرٌ وَلَا أَحْلَمَ حَدِيثًا خَيْرَ هَذَا وَقَالَ
يَحْيَى بْنُ يَمَانَ رَأَيْتُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيَّ يَسْأَلُ يَاسِينَ عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ قَالَ ابْنُ عَدِيٍّ وَهُوَ مَعْرُوفٌ بِهِ
وَوَقَعَ فِي سُنَنِ ابْنِ مَاجَةَ عَنْ يَاسِينَ خَيْرٌ مَنَسُوبٍ لَفْظُهُ بَعْضُ الْحَفَاطِ الْمَتَّاجِرِينَ يَاسِينَ بْنِ مُعَاذٍ
الزُّبَيَّاتِ فَضَعَّفَ الْحَدِيثَ بِهِ فَلَمْ يَصْنَعْ شَيْئًا خَيْرَ مِنْ مَهْدِيبِ التَّهْذِيبِ وَأَمَّا إِبْرَاهِيمُ بْنُ
مُحَمَّدٍ بِنِ الْحَنْفِيَّةِ فَذَكَرَهُ ابْنُ جَبَانَ رَجَمَهُ اللَّهُ تَعَالَى فِي الثَّقَاتِ وَقَالَ الْعَجَلِيُّ ثِقَةً أَخْرَجَ لَهُ
الترمذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالنَّسَائِيُّ فِي مُسْنَدِهِ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ الْخَيْرُ وَالْحَاصِلُ أَنَّ الرَّوَاةَ
رَجَاهُ الثَّقَاتِ وَتَبَيَّنَ مِنْ كَلَامِ الْحَفَاطِ ابْنَ حَجَرٍ الْعَسْكَلَانِيَّ رَجَمَهُ اللَّهُ تَعَالَى أَنْ تَضَعِفَ
مَنْ ضَعَّفَ الْحَدِيثَ إِنَّمَا كَانَ نَاسِبًا بَطْنِهِ الْقَاسِدِ وَلِأَجْلِ هَذَا صَرَّحَ فِي التَّقْرِيبِ أَيْضًا،
نَعَمْ لَوْ كَانَ الْمُرَادُ يَاسِينَ الزُّبَيَّاتِ لَكَانَتْ الرَّوَاةُ ضَعِيفَةً وَقَدْ نَصَّ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَلَى أَنَّهُ
الْعَجَلِيُّ فَالْحَدِيثُ لَا غَبَارَ عَلَيْهِ وَاللَّهُ أَحْلَمُ -

(۵) یاسین بن شبان وبقال ابن سنان المجلی الکوفی - تہذیب التہذیب ج ۱۱ ص ۱۵۲ وقل
الحافظ لیس فی التقریب یاسین بن شبان وابن سنان المجلی الکوفی لایس بہ من الصلحۃ وروہ من
رحم لہ ابن معاذ الزہد ص ۲۷۳

(۶) ابراہیم بن محمد ابن الحنفیۃ قال محمد بن اسحاق المجلی ثقۃ الخ تہذیب التہذیب ج ۱
ص ۱۳۶

(۷) مصنف ابن ابی شیبہ ج ۱۵ ص ۱۹۷ طبع الدار السلفیۃ بمبئی الہند، تہذیب التہذیب ج ۱۱
ص ۱۰۹-۱۱۴، ابی یزید علیہ روفقہ وولہم ویرشدہ بعد ان لم یکن كذلك (الفن والملاحم ابن کثیر
ج ۱ ص ۳۱) وهذا الحديث أخرجه الحفاظ في كتبهم منهم الحفاظ أبو عبد الله محمد بن يزيد ابن
ماجة في سننه في كتاب الفن والحافظ أبو بكر البیهقی والاسلم احمد بن حنبل في مسند علی بن ابی
طالب وقل الشيخ احمد شاکر اسنادہ صحیح .

(۸) وکیع بن الجراح بن ملیح الرزاسی أبو سفیان الکوفی الحفاظ قال الاسلم احمد بن حنبل ما
رأيت ادعى للحکم من وکیع ولا احفظ منه وقل روح بن حبيب القومسی رأيت الثوری ومصرامالکا
فما رأيت عینای مثل وکیع الخ تہذیب التہذیب ج ۱۱ ص ۱۰۹-۱۱۴

(۹) مصنف ابن ابی شیبہ ج ۱۵ ص ۱۹۷، طبع الدار السلفیۃ، بمبئی.

يُرْسَلُ السَّمَاءُ عَلَيْهِمْ مَذَرَارًا وَلَا يَدْخُرُ الْأَرْضُ شَيْئًا مِنَ النَّبَاتِ وَالْمَالِ كَثُوسٌ يَقُومُ
الرَّجُلُ يَقُولُ يَا مَهْدِيْ اعْطِنِيْ فَيَقُولُ خُذْهُ، رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ وَرَجَالُهُ ثِقَاتُ (۱)
قَالَ الْإِمَامُ الْحَافِظُ الْحَبِجَةُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ رَجَمَهُ اللَّهُ تَعَالَى (۲)

(۳۲) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ (۳) وَ أَبُو دَاوُدَ (۴) عَنْ يَاسِينَ (۵) الْعَجَلِيِّ عَنْ
إِبْرَاهِيمَ (۶) بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ الْحَنْفِيَّةِ عَنْ أَبِيهِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَهْدِيُّ مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ يُصْلِحُهُ
اللَّهُ تَعَالَى فِي لَيْلَةٍ (۷)

(۳۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ (۸) عَنْ يَاسِينَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مِثْلَهُ، وَلَمْ يَرْفَعْهُ (۹)

موسلا دھار بارش ہوگی اور زمین اپنی حمام پیداوار کو آگاہ کی۔ ایک شخص کھڑا ہو کر مال کا سوال کرے گا
تو مہدی کہیں گے (اپنی حسب خواہش خزانہ میں جا کر) خود لے لو۔ (معجم الزوائد ج ۷ ص ۳۱۷)
۳۳۳-۳۳۴۔ حضرت علی رضی سے مرفوعاً موقوفاً مروی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہدی میرے
اہل بیت سے ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اسے ایک ہی طاعت میں صلح بنا دے گا (یعنی اپنی توفیق و ہدایت سے
ایک ہی شب میں ولایت کے اس بلند مقام پر پہنچا دے گا جہاں وہ پہلے نہیں تھے۔)

(مصنف ابن ابی شیبہ ج ۱۵ ص ۱۹۷)

(۱) ایضا ج ۷ ص ۳۱۷

(۲) الامام ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبہ العصبی مولاهم الکوفی ولد سنة ۱۵۹ وتوفي
سنة ۲۳۵ ھ حافظ للحديث له فيه كتب منها المسند والمصنف جمع فيه الاحاديث على طريقة المحدثين
بالاسناد وفتوى التبعين وقول الصحابة مرتبا على الكتب والابواب على ترتيب الفقه وهو اكبر من
مصنف عبد الرزاق بن همام رتبة (الاعلام للزركلي ج ۱ ص ۱۱۷ و ۱۱۸) والمستطرفة للكنز ص ۳۶.

(۳) الفضل بن دكين وهو لقب واسمه عمرو بن حمد بن زهير بن درهم التميمي مولى آل طلحة
أبو نعم الملقب بالكوفي الاحول روى عنه البخاري فاكتر قال احمد أبو نعيم صدوق ثقة موضع للحجة
في الحديث وقال ابن سعد وكان ثقة مأمونا كثير الحديث حجة الخ (تہذیب التہذیب ج ۸ ص ۲۴۳-
۲۴۸).

(۴) عمر بن سعد بن عبيد أبو داود الحضري الكوفي وحضر موضع بالكوفة قال ابن معين
ثقة، وقال أبو حاتم صدوق كان رجلا صالحا وقال الأثرى عن أبي داود كان جليلا جدا وقال ابن سعد
كان ناسكا زاهدا له فضل وتواضع الخ تہذیب التہذیب ج ۷ ص ۳۹۷-۳۹۸.

(۳۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ ثَنَا مُوسَى الْجُهَنِيُّ ثَنَا عُمَرُ بْنُ قَيْسٍ الْمَاصِرِيُّ ثَنَا مُجَاهِدٌ ثَنَا فُلَانٌ رَجُلٌ مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ الْمُهْدِيَّ لَا يَخْرُجُ حَتَّى يَقْتُلَ النَّفْسَ الزُّكِيَّةَ فَإِذَا قُتِلَتِ النَّفْسُ الزُّكِيَّةُ غَضِبَ عَلَيْهِمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ فَأَتَى النَّاسَ الْمُهْدِيَّ فَرَفُوهُ كَمَا تُرْفُفُ الْعُرُوسُ إِلَى زَوْجِهَا لَيْلَةَ عَرْسِهَا وَهُوَ يَمْلَأُ الْأَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا وَيُخْرِجُ الْأَرْضَ نَبَاتِهَا وَتَمْطُرُ السَّمَاءُ مَطَرَهَا وَتَنْعَمُ أُمِّي فِي وَلَايَتِهِ نِعْمَةً لَمْ تَنْعَمْهَا قَطُّ (۱)

أَقُولُ أَمَّا عَبْدُ اللَّهِ (۲) بْنُ نُمَيْرٍ فَهُوَ هَذَا بَنُو الْخَارِجِيِّ الْكُوفِيِّ أَخْرَجَ لَهُ السَّيِّئَةُ وَأَمَّا مُوسَى (۳) الْجُهَنِيُّ فَهُوَ مُوسَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَوَّابُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجُهَنِيُّ الْكُوفِيُّ وَثَقَّهُ أَخَذَ وَابْنُ مَعِينٍ

۳۶۔ امام مجاہد (مشہور تابعی) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے کہا "نفس زکیہ" کے قتل کے بعد ہی خلیفہ مہدی کا ظہور ہوگا۔ جس وقت نفس زکیہ قتل کر دیے جائیں گے تو زمین و آسمان والے ان قاتلین پر غضب ناک ہوں گے۔ بعد ازاں لوگ مہدی کے پاس آئیں گے اور انھیں دہن کی طرح آراستہ و پیراستہ کریں گے اور میری زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے۔ (ان کے زمانہ خلافت میں) زمین اپنی پیداوار کو آگاہ دے گی اور آسمان خوب برسے گا اور ان کے دور خلافت میں امت اس قدر خوش حال ہوگی کہ ایسی خوش حالی اسے کبھی دہلی ہوگی۔ (مصنف ابن ابی شیبہ ج ۱۵ ص ۱۹۸)

۳۷۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "وہا نعمت نہ ہوگی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ میرے اہل بیت میں سے ایک شخص (مراد مہدی ہیں) بھیجے گا جس کا نام میرے نام کے اور اس کے والد کا نام میرے والد کے نام کے مطابق ہوگا۔ (یعنی اس کا نام بھی محمد بن عبد اللہ ہوگا)۔ (مصنف ابن ابی شیبہ ج ۱۵ ص ۱۹۸)

۳۸۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا اگر دنیا کا صرف ایک دن باقی رہ جائے گا (تو اللہ تعالیٰ اسی کو طویل اور دراز کر دے گا اور) میرے اہل بیت میں سے ایک شخص (مہدی) کو پیدا کرے گا جو دنیا کو عدل و انصاف سے بھر دے گا جس طرح وہ (اس سے پہلے) ظلم سے بھری ہوگی۔ (مصنف ابن ابی شیبہ ج ۱۵ ص ۱۹۸)

ضروری تنبیہ

جنھوں نے خلیفہ منصور عباسی کے خلاف ۳۵ھ میں خروج کیا تھا اور شہید ہوئے تھے۔ حدیث بالا میں مشہور نفس زکیہ سے مراد یہ نہیں ہیں بلکہ یہ ایک دوسرے بزرگ ہیں جو آخر زمان میں ہوں گے اور ان کی شہادت کے فوراً بعد مہدی کا ظہور ہوگا۔ شیخ محمد بن عبد الرسول الزرنجی نے اپنی مشہور تالیف "الاشاعة لاشراط الساعة" میں یہ بات بصرحت تحریر کی ہے۔

الساجی صدوق . و قال الساجی أيضا وكان يقدم علي عثمان وكان احمد بن حنبل يقول هو خشبي (اي من خشبية فرقة من الجهمية) وقال الدارقطني فطر زائع ولم يحتج به البخاري الخ تهذيب التهذيب ج ۸ ص ۲۷۰ - ۲۷۱.

(۲) مصنف ابن ابی شیبہ ج ۱۵ ص ۱۹۸.

(۱) مصنف ابن ابی شیبہ ج ۱۵ ص ۱۹۹ ہو من كلام الصحابي ولكن له حكم المرفوع لانه

لا ينظم من قبل الراي.

(۳۴) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ثَنَا فِطْرٌ عَنْ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتَّى يَبْعَثَ اللَّهُ رَجُلًا مِّنْ أَهْلِ بَيْتِي يُوَاطِي أَسْمُهُ اسْمِي وَأَسْمُ أَبِيهِ اسْمُ أَبِي الْخ (۱) أَقُولُ رَجُلًا هَذَا السَّيِّدُ كُلُّهُمْ رَجَالُ الصَّخَاخِ السَّيِّئَةُ غَيْرُ فِطْرٍ فَإِنَّهُ لَمْ يَزِدْ عَنْهُ مُسْلِمٌ رَجَهُ اللَّهُ تَعَالَى وَأَمَّا الْبُخَارِيُّ وَالْأَزْبَعَةُ فَقَدْ أَخْرَجُوا لَهُ وَثَقَهُ أَخَذَ وَابْنُ مَعِينٍ وَالْبُخَارِيُّ وَابْنُ مَعِينٍ مِنَ النَّاسِ مَنْ يَنْتَضِعُهُ (۲)

(۳۵) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ثَنَا فِطْرٌ عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ أَبِي بَرْزَةَ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ لَمْ يَتَّقِ مِنَ الدَّيْهِ إِلَّا يَوْمَ لَبِثَ اللَّهُ رَجُلًا مِّنْ أَهْلِ بَيْتِي يَمْلَأُهَا عَدْلًا كَمَا مَلَأَتْ جُورًا (۳) أَقُولُ رَجُلًا هَذَا السَّيِّدُ كُلُّهُمْ رَجَالُ الصَّخَاخِ السَّيِّئَةُ غَيْرُ فِطْرٍ فَإِنَّهُ مِنْ رِوَاةِ الْبُخَارِيِّ وَالْأَزْبَعَةُ خَلَا مُسْلِمٌ كَمَا مَرَّ.

۳۴۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "وہا نعمت نہ ہوگی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ میرے اہل بیت میں سے ایک شخص (مراد مہدی ہیں) بھیجے گا جس کا نام میرے نام کے اور اس کے والد کا نام میرے والد کے نام کے مطابق ہوگا۔ (یعنی اس کا نام بھی محمد بن عبد اللہ ہوگا)۔ (مصنف ابن ابی شیبہ ج ۱۵ ص ۱۹۸)

۳۵۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا اگر دنیا کا صرف ایک دن باقی رہ جائے گا (تو اللہ تعالیٰ اسی کو طویل اور دراز کر دے گا اور) میرے اہل بیت میں سے ایک شخص (مہدی) کو پیدا کرے گا جو دنیا کو عدل و انصاف سے بھر دے گا جس طرح وہ (اس سے پہلے) ظلم سے بھری ہوگی۔ (مصنف ابن ابی شیبہ ج ۱۵ ص ۱۹۸)

(۱) مصنف ابن ابی شیبہ ج ۱۵ ص ۱۹۸.

(۲) فطر بن خليفة الفرسى المخرومي مولاهم ابو بكر الخياط الكوفي قال الاصم احمد بن

حنبل ثقة صالح الحديث وقال احمد كان عند يحيى بن سعيد ثقة قال ابن ابي خزيمة عن ابن محبوب ثقة

وقال العجلي كوفي ثقة حسن الحديث وكان فيه تسبيع قليل وقال ابو حاتم صالح الحديث وقال ابو دلود

عن احمد بن يونس ثنا سمر علي فطر وهو مطروح لا نكتف عنه وقال النسائي لا بأس به وقال

في موضع آخر ثقة حافظ حسن وقال ابن سعد كان ثقة نشاء الله ومن الحسن من يستضيئه وقال

←

ذنب (۱) فهو محمد بن عبد الرحمن بن المغيرة بن الحارث بن ابي ذئب القرشي العامري من ائمة المدني احدث الاعلام اخرج له السنة قال اخذ يشبه بابن المسيب وهو اصلح واوزع واقوم بالحق من مالك واما سعيد بن سمان (۲) فهو الانصاري الزرقني اخرج له ابو داود والترمذي والنسائي والبخاري في جزئه القرفة وقال النسائي ثقة وذكره ابن حبان في الثقات وقال البرقاني عن الدار قطن ثقة وقال الحاکم تابعي معروف وقال الازدي ضعيف الخ

وهذا ما وجدناه بخط الشيخ المدني قدس سره وقد اطلعت على طائفة من الاخبار الصالحة الواردة في ذكر المهدي فاوردتها تنميّة وتعميماً للقائده واليكم تلك الاخبار

تشریح مشکوٰۃ میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تک اہل جنت تم سے جنگ نہ کریں تم بھی ان سے ملو کیونکہ خانہ کعبہ کا خزانہ دو چھوٹی پنڈلیوں والا نکالے گا۔ اس مضمون کی دیگر صحیح حدیثیں بھی موجود ہیں حضرت شاہ رفیع الدین دہلوی قدس سرہ اپنے رسالہ "قیامت نامہ" میں لکھتے ہیں کہ جب سارے ایمان دار جہان سے اٹھ جائیں گے، تو حبشیوں کی چڑھائی ہوگی اور ان کی سلطنت ساری روئے زمین پر پھیل جائے گی۔ وہ کعبہ کو ڈھا ڈالیں گے اور حج موقوف ہو جائے گا

(ترجمہ قیامت نامہ ص ۲۲ از مولانا محمد ابراہیم دانا پوری)

فی الثقات وذكره ابن شاهين في الثقات (تهذيب التهذيب ج ۷ ص ۴۳۰ - ۴۳۱).

(۲) اما مجاهد، فهو مجاهد بن جبر امام مشهور من كبار التابعين قبل الذهبي اجتمعت الامة على امامة مجاهد والاحتجاج به (تهذيب التهذيب ج ۱۰ ص ۴۸ - ۴۹)

(۳) مصنف ابن ابي شيبة ج ۱۵ ص ۵۳.
(۴) يزيد بن هارون بن وادي ويقال زاذان بن ثابت السلمي مولا هم ابو خالد الواسطي احدث الاعلام الحفاظ المشاهير قبل اصله من بخاري قال احمد كان حافظا للحديث وقال ابن العدي صارت احفظ منه وقال ابن معين ثقة وقال العجلي ثقة ثبت وقال ابو حاتم ثقة امه صوفى لا بأس عن صله (تهذيب التهذيب ج ۱۱ ص ۳۲۱ - ۳۲۳)

(۱) ابن ابي ذئب فهو محمد بن عبد الرحمن بن المغيرة بن الحارث بن ابي ذئب القرشي العامري وهو الحارث المدني قال احمد صدوق لفضل من مالك الا مالكا اشد تنقية للرجال منه وقال ابن معين ابن ابي ذئب ثقة وكل من روى عنه ابن ابي ذئب ثقة الا ابا حنبله البياضي وكل من روى عنه مالك ثقة الا عبد الكريم لبا امية وقال ابن حبان في الثقات كان من فقهاء اهل المدينة وعبادهم وكان يقول اهل زمانه للحق (تهذيب التهذيب ج ۹ ص ۲۷۰ - ۲۷۱).

(۲) سعيد بن سمان الانصاري الزرقني مولا هم المدني (تهذيب التهذيب ج ۱ ص ۱۰) وقال الذهبي في التقریب سعيد بن سمان الانصاري الزرقني مولا هم المدني ثقة ثم بصيب الازدي غير مصنفه من الثالثة (۲۳۸ طبع في بيروت ۱۴۰۸ هـ).

والنسائي وقال ابو حاتم لا بأس به ثقة صالح اخرج له مسلم والترمذي والنسائي وابن ماجه واما عمر (۱) بن قيس الماصري فهو الكوفي وثقة ابن معين وابو حاتم وابو داود رحمهم الله تعالى اخرج له ابو داود والبخاري في الذاب المفرد ذكره ابن حبان في الثقات وذكره ابن شاهين في الثقات قال قال اخذ بن صالح يعني المصري عمر بن قيس ثقة واما مجاهد (۲) فهو امام مشهور اخرج له السنة وغيرهم فالخاضع ان الرواية صحيح ورجاها كلهم موثقون والله اعلم

(۳۷) حدثنا يزيد بن هارون نا ابن ابي ذئب عن سعيد بن سمعان قال سمعت ابا هريرة يخبر ابا قتادة رضى الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ياتي للرجل بين الركن والمقام ولن يستحل البيت الا اهله فاذا استحلوه فلا تسئل عن هلكة القرب ثم تاتي الحبشة فيخر بون خرابا لا يعمر بعده ابدا وهم الذين يستخرجون كنزاه (۳)

اقول اما يزيد (۴) بن هارون فهو السلمي ابو خالد الواسطي احدث الاعلام الحفاظ المشاهير روى عنه السنة قال اخذ كان حافظا متقنا وقال ابو حاتم امام لا يسئل عن مثله واما ابن ابي

۳۷۔ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ایک شخص یعنی مدی) سے حجر اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان بیعت کی جائے گی اور کعبہ کی حرمت و عظمت اس کے اہل ہی پامال کریں گے اور جب اس کی حرمت پامال کر دی جائے گی تو پھر عرب کی تباہی کا حال مت پوچھو (یعنی ان پر اس قدر تباہی آئے گی جو بیان سے باہر ہے) پھر حبشی چڑھائی کر دیں گے اور مکہ معظمہ کو بالکل ویران کر دیں گے اور یہی کعبہ کے (مدفن) خزانہ کو نکالیں گے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ ج ۱۵ ص ۱۹۹)

(۲) عبد الله بن نمير الهمداني البخاري ابو هشام الكوفي ثقة صاحب حديث من اهل السنة من كبار التاسعة الخ (تقریب ص ۱۱۱ وخلاصة التهذيب ص ۲۱۷ وقال العجلي ثقة صالح الحديث صاحب سنة وقال ابن سعد كان ثقة كثير الحديث صدوق تهذيب التهذيب ج ۱ ص ۵۲ - ۵۳).

(۳) موسى الجهنی فهو موسى بن عبد الله ويقال ابن عبد الرحمن الجهنی ابو سلمة الكوفي ثقة عابد، لم يصح ان الفطن طعن فيه (التقریب ص ۲۵۷) وثقة القطان وقال العجلي ثقة في عدله الشيوخ وقال ابو زرعة صالح وذكره ابن حبان في الثقات وقال ابن سعد كان ثقة قليل الحديث (تهذيب التهذيب ج ۱ ص ۳۱۶).

(۱) عمر بن قيس الماصري بن ابي مسلم الكوفي ابو الصباح مولى ثقف قال ابن معين وهو حاتم ثقة وقال الأجرى مثل ابو داود عن عمر بن قيس فقال من الثقات وهو شهر ولوثق وذكره ابن حبان

قَالَ وَيَنْزِلُ عَيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَيَقُولُ أَمِيرُهُمْ تَعَالَى صَلِّ لَنَا فَيَقُولُ لَا، إِنْ
بِمُضْكَكُمْ عَلَى بَعْضِ أَمْرَاءِ تَكْرِيمَةِ اللَّهِ هَذِهِ الْأُمَّةُ (أَخْرَجَهُ الْإِسْلَامُ مُسْلِمًا فِي صَحِيحِهِ ج ۱
ص ۸۷)

(۳) وَعَنِ الْحَارِثِ بْنِ أَبِي أُسَامَةَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ الْكَرِيمِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ
عَقِيلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنْبِهٍ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْزِلُ عَيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَيَقُولُ أَمِيرُهُمْ الْمَهْدِيُّ تَعَالَى صَلِّ
لَنَا، الْحَدِيثُ ذَكَرَهُ الشَّيْخُ أَبُو الْقَاسِمِ فِي الْمَنَارِ الْمُنِيبِ (۱۴۷) وَعَزَاهُ لِلْحَافِظِ ابْنِ أَبِي
أُسَامَةَ فِي مُسْنَدِهِ وَقَالَ وَهَذَا إِسْنَادٌ جَيِّدٌ.

أَقُولُ الْحَارِثُ بْنُ أَبِي أُسَامَةَ هُوَ الْإِسْلَامُ الْحَافِظُ أَبُو مُحَمَّدٍ الْحَارِثُ بْنُ مُحَمَّدٍ ابْنِ أُسَامَةَ التَّمِيمِيُّ
الْبَغْدَادِيُّ صَاحِبُ الْمُسْنَدِ (الْمُتَوَفَّى ۲۸۲ھ) (۱) وَأَمَّا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ الْكَرِيمِ فَهُوَ إِسْمَاعِيلُ بْنُ
عَبْدِ الْكَرِيمِ بْنِ مَعْقِلِ بْنِ مُنْبِهٍ أَبُو هِشَامِ الصَّنْعَانِيُّ صَدُوقٌ أَخْرَجَ لَهُ أَبُو دَاوُدَ فِي سُنَنِهِ وَابْنُ مَاجَةَ فِي
تَقْسِيمِهِ (۲) وَأَمَّا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَقِيلٍ فَهُوَ ابْنُ عَقِيلِ بْنِ مَعْقِلِ الصَّنْعَانِيُّ صَدُوقٌ أَخْرَجَ لَهُ أَبُو دَاوُدَ (۳) وَأَمَّا عَقِيلُ

تشریح: مطلب یہ ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام نزول کے وقت جماعت کے ساتھ نماز ادا کریں
گے اور امام خود عیسیٰ علیہ السلام نہیں ہوں گے، بلکہ امت کا ایک فرد یعنی خلیفہ مہدی ہوں گے
چنانچہ حافظ ابن حجر بحوالہ مناقب الشافعی از امام ابو الحسین آبری لکھتے ہیں کہ اس بارے میں احادیث
متواتر ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایک نماز خلیفہ مہدی کی اقتداء میں ادا کریں گے۔

(فتح الباری ج ۶ ص ۳۹۳)

۳: حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عیسیٰ ابن مریم
علیہ السلام (آسمان سے) آئیں گے تو امت کا امیر مہدی ان سے عرض کرے گا آگے تشریف لائیے
اور نماز پڑھائیے تو عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے تمہارا بعض بعض پر امیر ہے۔ اس فضیلت کی
بنار پر جو اللہ تعالیٰ نے اس امت کو مرحمت فرمائی ہے۔ (المنار المنیہ ۱۴۷ بحوالہ مسند ابی اسامہ)

(۱) الرسالة المستطرفة ص ۵۶.

(۲) تقریب التہذیب ص ۸.

(۳) لوصا ص ۹۶.

الذیل والاستدراک

(۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ
أَنْتُمْ إِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْيَمَ فَيُكَلِّمُكُمْ وَأَمَامُكُمْ مِنْكُمْ (۱) رَوَاهُ الْإِسْلَامُ الْبُخَارِيُّ فِي صَحِيحِهِ فِي
كِتَابِ الْأَنْبِيَاءِ، بَابُ نَزُولِ عَيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ. (ج ۱، ص ۴۹۰)

(۲) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي يُقَاتِلُونَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِينَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ

۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم لوگوں کا اس وقت
خوشی سے کیا حال ہو گا۔ جب تم میں عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام آسمان سے آئیں گے اور تمہارا امام تمہیں
میں سے ہو گا۔
(صحیح بخاری ج ۱ ص ۴۹۰)

۲: حضرت جابر بن عبد اللہ انصاریؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے
سنا کہ میری امت میں سے ایک جماعت قیامت کے لیے کامیاب جنگ قیامت تک کرتی رہے گی۔ حضرت
جابرؓ کہتے ہیں ان مبارک کلمات کے بعد آپؐ نے فرمایا آخر میں عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام آسمان سے آئیں
گے تو مسلمانوں کا امیر ان سے عرض کرے گا تشریف لائیے ہمیں نماز پڑھائیے (اس کے جواب میں
عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے) اس وقت) امامت ہمیں کروں گا۔ تمہارا بعض بعض پر امیر ہے (یعنی
حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس وقت امامت سے انکار فرمادیں گے) اس فضیلت و بزرگی کی بنا پر
جو اللہ تعالیٰ نے اس امت کو عطا کی ہے۔
(صحیح مسلم ج ۱ ص ۸۴)

(۱) "امامکم منکم" معناه بصلی (ای عیسی علیہ السلام) معکم بالجماعة والامام من هذه الامة
(عمدة القاری ج ۱ ص ۱۰) وقال ملا علی القاری والحاصل ان امامکم واحد منکم ہون عیسی علیہ
السلام (مرواة شرح مشکوٰۃ ج ۱ ص ۱۲۲) وقال الحافظ ابن حجر قال ابو الحسین الخسعی الأبی
فی منہجہ الشافعی تولدت الاخبار بن المہدی من هذه الامة وان عیسی علیہ السلام بصلی خلفہ (فتح
الباری ج ۶ ص ۱۹۳).

(رواہ الحاکم فی المستدرک وقال هذا حدیث ضعیف الإسناد ولم یخرجاه۔ وقال الشیخ الذهبی فی تلخیصہ هو علی شرط مسلم) (۱) لیتقدم إمامکم فلیصل بکم والنام جنبہ هو المہدی کما جاء التصریح فی الحدیث رقم ۴۰۔

(۵) وعن أبی ہریرۃ رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال تنعم امتی فی زمن المہدی نعمة لم ینعموا قط وبرسل السماء علیہم مذارا ولا تدع الأرض شیئا من نباتها الا أخرجته أورده الہیثمی فی مجمع الزوائد وقال أخرجه الطبرانی فی الأوسط ورجاله ثقات (۲)۔

(۶) عن أبی امامۃ الباہلی رضی اللہ عنہ مرفوعا فقالت أم شریک بنت أبی العکر یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاین الغرب یومئذ؟ قال هم یومئذ قلیل وجلہم

۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہدی کے زمانے میں میری امت اس قدر خوشحال ہوگی کہ ایسی خوشحالی سے کبھی نہ ملی ہوگی۔ آسمان سے (حسب ضرورت) بارشیں ہوگی اور زمین اپنی تمام پیداوار اگا دے گی۔ (مجمع الزوائد ج ۱، ص ۳۱۷)

۶: حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک طویل حدیث روایت کرتے ہیں جس میں ہے کہ ایک صحابیہ ام شریک بنت ابی العکر رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرب اس وقت کہاں ہوں گے۔ (مطلب یہ ہے کہ اہل عرب دین کی حمایت میں مقابلے کے لیے کیوں سامنے نہیں آئیں گے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عرب اس وقت کم ہوں گے اور ان میں بھی اکثر بیت المقدس (یعنی شام) میں ہوں گے اور ان کا امام دامیر ایک رجل صالح (مہدی) ہوگا۔ جس وقت ان کا امام نماز فجر کے لیے آگے بڑھے گا۔ اچانک عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام اسی وقت (آسمان سے) اتریں گے۔ امام چپچپے بیٹھے گا تاکہ عیسیٰ علیہ السلام نماز پڑھائیں۔ عیسیٰ علیہ السلام امام کے مونڈھوں کے درمیان ہاتھ رکھ کر فرمائیں گے آگے بڑھو اور نماز پڑھاؤ کیونکہ تمہارے ہی لیے اقامت کسی گئی ہے تو امام لوگوں کو نماز پڑھائے گا۔ (سنن ابن ماجہ ۳۸۰۳۰)

(۱) المستدرک ج ۱ ص ۵۳۱۔

(۲) مجمع الزوائد ج ۷ ص ۳۱۷۔

فہو ابن مفضل بن منبہ النہانی ابن أخ وھب بن منبہ صدوق أخرج له أبو داود (۱) وأما وھب فہو ابن منبہ بن کامل النہانی أبو عبد اللہ البناوی (یفتح الھمزۃ وسكون الموحدة بقده نون) ثقة أخرج له أصحاب السنۃ سوى ابن ماجہ وهو أخرج له أيضا فی تفسیرہ (۲) فالخاضع إسناد هذا الحدیث جید كما قال الشیخ ابن قیم وقد صرح فیہ وصف الأمير المذكور بأنه المہدی فیکون هذا الحدیث مقصرا للمراد بهذا الحدیث الذی أورده البخاری ومسلم فتنبہ۔

(۴) وعن جابر رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخرج الدجال فی خفۃ من الذین وذكر الدجال ثم قال ثم یزل عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام فینادی من السحر فیقول یا ایھا الناس ما یمنعکم ان تخرجوا الی هذا الکذاب الخبیث فیقولون هذا رجل جنی فینطلقون فإذا هم بعیسیٰ ابن مریم علیہ السلام فتقام الصلوة فیقال له تقدم یا روح اللہ فیقول لیتقدم إمامکم فلیصل بکم فإذا صلوا صلوة الصبح خرجوا الیہ قال فحين یراه الکذاب ینثا کما ینثا الملع فی الماء

تشریح: اس حدیث میں امام کے بارے میں تصریح آگئی کہ وہ خلیفہ مہدی ہوں گے۔ لہذا بڑا ہی شریف و مسلم شریف کی مذکورہ حدیث میں بھی امام اور امیر سے مراد خلیفہ مہدی ہی ہیں۔ ۳: حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دین کے کمزور ہو جانے کی حالت میں دجال نکلیے گا اور دجال سے متعلق تفصیلات بیان کرنے کے بعد فرمایا بعد ازاں عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام (آسمان سے) اتریں گے اور بوقت سحر (یعنی صبح صادق سے پہلے) آواز دیں گے کہ اے مسلمانوں تمہیں اس جھوٹے نبییت سے مقابلہ کرنے میں کیا چیز مانع ہے؟ تو لوگ کہیں گے کہ یہ کوئی جنات ہے۔ پھر آگے بڑھ کر دیکھیں گے تو انھیں عیسیٰ علیہ السلام نظر آئیں گے۔ پھر نماز فجر کے لیے اقامت ہوگی تو ان کا امیر کہے گا اے روح اللہ امامت کے واسطے آگے تشریف لائے حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے۔ تمہارا امام ہی تمہیں نماز پڑھائے۔ جب لوگ نماز سے فارغ ہو جائیں گے تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قیادت میں، دجال سے مقابلہ کے لیے نکلیں گے۔ دجال جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھے گا تو (مارے خوف کے) نمک کے پھینکنے کی طرح گھٹنے لگے گا۔

(۱) لمضا ص ۳۹۶۔

(۲) لمضا ص ۵۸۵۔

أَهْلَ الشَّامِ وَلَكِنْ سُبُوا شَرَارَهُمْ فَإِنَّ فِيهِمُ الْإِبْدَالَ يُوشِكُ أَنْ يُرْسَلَ عَلَى أَهْلِ الشَّامِ سَيْبٌ مِنَ السَّمَاءِ فَيُفْرِقُ جَمَاعَتَهُمْ حَتَّى لَوْ قَاتَلْتَهُمُ الثَّقَالِبُ غَلَبَتْهُمْ فَعِنْدَ ذَلِكَ يُخْرِجُ خَارِجٌ مِنَ أَهْلِ بَيْتِي فِي ثَلَاثِ رَايَاتٍ الْكَثِيرُ يَقُولُ هُمْ خَمْسَةُ عَشَرَ أَلْفًا وَالْقَلِيلُ يَقُولُ اثْنَا عَشَرَ، أَمَّا رَأْسُهُمْ أُمْتُ أُمْتُ يَلْقَوْنَ سَبْعَ رَايَاتٍ تَحْتَ كُلِّ رَايَةٍ رَجُلٌ يَطْلُبُ الْمَلِكَ فَيَقْتُلُهُمُ اللَّهُ جَمِيعًا وَيُرْدُ اللَّهُ إِلَى الْمُسْلِمِينَ الْفَتْهَ وَنَعِيمَهُمْ وَقَاصِيَهُمْ وَدَانِيَهُمْ.

قال الشيخ الهيثمي أخرجه الطبراني في المعجم الكبير وفيه ابن هبيرة وهو ثقات وزاؤه الحاكم في المستدرک وقال صحيح الإسناد ولم يخرجاه وأقره الذهبي وفيه رواية ثم يظهر الهاشمي فيرد الله الناس الفتنهم وليس في هذا الطريق ابن هبيرة وهو إسناد صحيح كما ذكر (۱).

۱۸ حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آخر زمانہ میں فتنے برپا ہوں گے۔ ان فتنوں سے لوگ اس طرح چھٹ جائیں گے جس طرح سونا کان سے چھانٹا جاتا ہے۔ (یعنی فتنوں کی کثرت و شدت کی وجہ سے پیچھے مومن ہی ایمان پر ثابت رہیں گے)۔ لہذا تم لوگ اہل شام کو برا بھلا مت کہو بلکہ ان میں جو برے لوگ ہیں ان کو برا بھلا کہو اس لیے کہ اہل شام میں اولیاء بھی ہیں۔ عنقریب اہل شام پر آسمان سے سیلاب آئے گا (یعنی آسمان سے موسلا دھار بارش ہوگی جو سیلاب کی شکل اختیار کر لے گی) جو ان کی جماعت کو غرق کر دے گا۔ (اس سیلاب کی بنا پر ان کی حالت اس قدر کمزور ہو جائے گی کہ اگر ان پر لوٹری حملہ کر دے تو وہ بھی غالب ہو جائے گی۔ اسی (انتہائی فتنہ و ضعف کے زمانہ میں) میرے اہل بیت سے ایک شخص (یعنی مدی) تین جھنڈوں میں ظاہر ہوگا (یعنی ان کا لشکر تین جھنڈوں پر مشتمل ہوگا) اس کے لشکر کو زیادہ تعداد میں بتانے والے کہیں گے کہ ان کی تعداد پندرہ ہزار ہے اور کم بتانے والے اسے بارہ ہزار بتائیں گے۔ اس لشکر کا علامتی کلمہ امت امت ہوگا۔ (یعنی جنگ کے وقت اس لشکر کے سپاہی لفظ امت امت کہیں گے تاکہ ان کے ساتھی سمجھ جائیں کہ یہ ہمارا آدمی ہے) عام طور پر جنگوں کے موقع پر اس طرح کے الفاظ باہم ملے کر لیے جاتے تھے۔ بطور خاص شب خون کے

بَيْتِ الْمَقْدِسِ وَ إِمَامُهُمْ رَجُلٌ صَالِحٌ قَدْ تَقَدَّمَ يُصَلِّيَ بِهِمُ الصُّبْحَ إِذْ نَزَلَ عَلَيْهِمُ ابْنُ مَرْزُومٍ الصُّبْحَ فَرَجَعَ ذَلِكَ الْإِمَامُ يَنْكُصُ يَمْشِي الْفَقْهَرَى لِيَتَقَدَّمَ عَيْسَى ابْنُ مَرْزُومٍ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَيَضَعُ عَيْسَى يَدَهُ بَيْنَ كَتِفَيْهِ ثُمَّ يَقُولُ لَهُ تَقَدَّمَ فَصَلِّ فَإِنَّهَا لَكَ أَقْبَمَتْ فَيُصَلِّيَ بِهِمُ إِمَامُهُمْ الْحَدِيثُ.

رواه الحافظ ابن ماجة القزويني وذكره المحدث الكشي في كتابه التصريح ص ۱۴۲ و غزاه الى ابن ماجة (۱) و قال اسناده قوى وأما في الحديث و إمامهم رجل صالح فالمراد به المهدي كما جاء التصريح به في الحديث الذي مر سابقا تحت رقم (۱۱).

(۷) و عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَرْفُوعًا وَيَنْزِلُ عَيْسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ عِنْدَ صَلَوةِ الْفَجْرِ فَيَقُولُ لَهُ أَمِيرُهُمْ يَا رُوحَ اللَّهِ تَقَدَّمَ صَلِّ فَيَقُولُ هَذِهِ أَلَا أَمْرَاءُ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ فَيَتَقَدَّمُ أَمِيرُهُمْ فَيُصَلِّي. الْحَدِيثُ.

رواه الحاكم في المستدرک وصححه وأورده الشيخ الهيثمي في مجمع الزوائد عن أحمد و الطبراني ثم قال وفيه علي بن زيد وفيه ضعف وقد وثق وبقية رجالها رجال الصحيح (۲).

(۸) و عَنْ عَلِيٍّ ابْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَكُونُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ فِتْنَةٌ يَحْصُلُ النَّاسُ فِينَا كَمَا يَحْصُلُ الذَّهَبُ فِي الْمَعْدِنِ فَلَا تَسُبُّوا

۹ : حضرت عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عیسیٰ علیہ السلام نماز فجر کے وقت (آسمان سے) اتریں گے تو مسلمانوں کا امام ان سے عرض کرے گا۔ اے روح اللہ آگے تشریف لائیے، نماز پڑھائیے، تو عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے۔ اس امت کا بعض بعض پر امیر ہے تو مسلمانوں کا امیر آگے بڑھے گا اور نماز پڑھائے گا۔

المستدرک ج ۳ ص ۸۷ و مجمع الزوائد ج ۷ ص ۳۴۲

تشریح : عیسیٰ علیہ السلام اس دن کی نماز فجر اس وقت کے امام کی اقتدار میں ادا کریں گے۔ اس کے بعد پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی امامت کے فرائض انجام دیں گے جیسا کہ دیگر حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے۔

(۱) سنن ابن ماجة فی حبش طویل ص ۳۰۷، ۳۰۸.

(۲) المستدرک ج ۴ ص ۱۷۸ و مجمع الزوائد ج ۷ ص ۳۱۲.

(۱) مجمع الزوائد ج ۷ ص ۳۱۷ و المستدرک ج ۴ ص ۵۵۳.

ماہنامہ اولاک ملتان

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان ماہنامہ اولاک جو دفتر مرکزی ملتان

سے ہر ماہ باقاعدگی سے شائع ہو گا۔

فقیدہ ختم نبوت کی تربیاتی حالات حاضرہ کا جائزہ تجزیہ : قادیانی شہادت کے جوابات : عالمی مجلس کی سرگرمیاں : قادیانیت کے رو میں عمدہ علمی مضامین : اصلاحی مقالہ جات : امت مسلمہ کی رہنمائی : مجاہدین ختم نبوت کے تذکرے : قادیانیت چمڑے والے نوساسوں کے ایمان پر درحالات و واقعات : اکابر کے غیر مطلوب خطوط و یاد کار تقاریر : جماد آفریں حقائق افروز معلومات کا مہینہ گلدستہ : ۳۸ صفحات رنگین آرٹ پیج کا ٹائٹل : کمپیوٹر کتابت : عمدہ طباعت : سفید کاغذ : ان تمام تر خوبیوں کے باوجود سالانہ چندہ صرف روپے 100 ہے۔ ایجنسی پرچوں سے کم کی جاری نہیں ہوتی۔ ایجنسی ہر مذہر حضرات کو 50 کمیشن دیا جاتا ہے۔ پرچہ وی پی نہیں کیا جاتا۔ پیشگی 100 روپیہ سالانہ خریداری کا مہینہ آرڈر کر کے ہر ماہ گھر بیٹھے 1 اک سے پرچہ منگوا یا جاسکتا ہے۔

رقوم بھیجنے کے لئے پتہ :

ناظم ماہنامہ اولاک دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

فون نمبر 514122

(نوٹ) مای مجلس تحفظ ختم نبوت کا سالانہ روزہ ترجمان ہفت روزہ ختم نبوت کراچی سے شائع ہوتا ہے۔ جو اس وقت پاکستان کے وہی جرائد و رسائل کا بہترین نمونہ ہے۔ اس کا ذریعہ سالانہ ازدھانی صدر روپے 250 ہے۔ ذریعہ سالانہ کی ترسیل و منسلک خط و کتابت کے لئے سرکار ایجنسی فیچر پختہ روزہ ختم نبوت سے رجوع کریں۔

مسجد بالرحمت پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی : فون نمبر 7780397

(۹) وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ الْمُهْدِيَّ فَقَالَ هُوَ حَقٌّ وَهُوَ مِنْ بَنِي فَاطِمَةَ.

رواه الحاكم في المستدرک من طریق علی بن نفیل عن سعید بن المسیب عن أم سلمة وسكت أيضا عنه الألبان الذهبی (۱) و أوردہ الثواب صدیق حسن خان الفتوحی فی الذاعة وقال ضعیف (۲)

قدّم التعلیق والتحقیق والاسندراك بعون الله عزاسمه على يد العاجز حبيب الرحمن القاسمی فی ۱۲ ربيع الثانی ۱۴۱۴هـ ولله الحمد أولاً وآخراً وصلى الله على النبي الأتمی خاتم النبيین والمرسلین.

موقعوں پر اس اصطلاح کا استعمال اہم سمجھا جاتا تھا تا کہ لاعلمی میں اپنے آدمی کے ہاتھوں اپنا ہی آدمی نہ مار دیا جائے۔ ویسے امت امت کا معنی یہ ہے کہ اے اللہ دشمنوں کو موت دے یا اے مسلمانو! دشمنوں کو مارو! مسلمانوں کا یہ لشکر سات جھنڈوں پر مشتمل لشکر ہے مگر مقابل ہوگا جس پر ہر جھنڈے کے تحت لڑنے والا سربراہ ملک و سلطنت کا غالب ہوگا۔ یعنی یہ لوگ ملک و سلطنت حاصل کرنے کی غرض سے مسلمانوں سے جنگ کریں گے، اللہ تعالیٰ ان سب کو (مسلمانوں کے لشکر کے ہاتھوں) ہلاک کر دے گا نیز اللہ تعالیٰ مسلمانوں کی جانب ان کی باہمی بھانگت و الفت و نعمت و آسودگی لوٹا دے گا اور ان کے قریب و دور کو جمع کر دے گا۔

(مجمع الزوائد ج ۷، ص ۳۱۷، المستدرک ج ۳ ص ۵۵۳)

۹ : ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مہدی کا ذکر کرتے ہوئے سنا آپ نے فرمایا مہدی حق ہے۔ (یعنی ان کا ظہور برحق اور ثابت ہے) اور وہ ظالمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد سے ہوگا۔

(المستدرک ج ۳ ص ۵۵۴)

(۱) المستدرک ج ۱ ص ۵۵۷.

(۲) الذاعة لما كان ويكون بين يدى الساعة ص ۶۰ مطبوعة المصنفي مريش ۱۲۹۱ھ.

